SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August, 21, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past four in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولایاتل اولو االفضل منکم والسعة ان یوءتوا اولی القربی والمسٰکین والمھٰجرین فی
سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیمO

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے انہیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔

(و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)۔

سورۃ نور (آیت ۲۲)

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - We start with leave

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August, 21, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past four in the evening with Mr. Deputy Chairman (Mr. Jan Muhammad Khan Jamali) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولایاتل اولوالفضل منکم والسعۃ ان یوءتوا اولی القربٰی والمسٰکین والمھٰجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیمO

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے انہیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔

(و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)۔

سورۃ نور(آیت ۲۲)

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ We start with leave

applications.

ڈاکٹر عبدالمالک ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ دس اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے' اس لیے انہوں نے ان تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین، جناب ایس ایم ظفر نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 21 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ڈاکٹر محمد ساعد ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 12 سے 16 اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین، سید دلاور عباس صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 21 اور 22 اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: We move on to the Adjournment Motion.

یہ adjournment motion ایک ہی nature کا ہے تو we will club it. جی رضا ربانی صاحب

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): There is no problem in clubbing the two adjournment motions and in fact we would ask that they may be clubbed but the honourable Minister for Water and Power was here and he has spoken to Senator Mandokhel and myself, I believe that there is some special Cabinet meeting which is taking place and he said that he wouldn't be in the House today. So he

requested that these two adjournment motions may be taken tomorrow. So, we have agreed with him on that account, if these two adjournment motions which are listed at No. 1 and 2 today could be deferred for tomorrow and we can then move on to the other adjournment motion.

Mr. Deputy Chairman: I think this is signed, Leader of the House?

جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! یہ مسئلہ بڑا شدید اور گھمبیر ہے، ہمارے صوبے میں لوڈشیڈنگ کئی مہینوں سے ہے اور اس وجہ سے ہماری تمام زراعت کو اربوں کھربوں کا نقصان ہوا ہے اور باقی تمام زندگی -----

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the press microphones are not working and they cannot hear it.

جناب ڈپٹی چیئرمین، سیکرٹری صاحب check کرالیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: It is one way of press censorship.

Mr. Deputy Chairman: Never, never, this is not going to happen over here.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، اسی طرح جناب والا! ہماری تجارت متاثر ہے --

جناب ڈپٹی چیئرمین، مندوخیل صاحب! وہ کل request کر گئے تھے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، یہ بہت اہم مسئلہ ہے، آج ہونا چاہیے تھا تاکہ اس پر ہم بحث کرتے لیکن چونکہ وزیر صاحب کی خاص کیبنٹ کی میٹنگ ہے تو انہوں نے یہ request کی تھی۔ ہم اس پر متفق ہوگئے ہیں۔ اس لیے کل اس تحریک التوا کو رکھا جائے تا کہ اس پر بحث ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کل انشاء اللہ تعالیٰ اس کو سب سے پہلے لایا جائے گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، شکریہ، مہربانی ۔

Mr. Deputy Chairman: We move on to the next adjournment motion. Mian Raza Rabbani, Mr. Ishaq Dar, Mr. Asfandyar Wali.

آپ please اس کو پڑھ لیں۔

ATTACK ON PESHAWAR PRESS CLUB.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, the Senate do adjourn to discuss a news item appearing in the "daily Times" dated 1st July, 2006 wherein it is reported that the Peshawar Press Club was attacked. This attack is an encroachment on the freedom of the press hence it is a matter of urgent public importance.

This adjournment motion Mr. Chairman, has been moved by myself, by Senator Muhammad Ishaq Dar, Senator Asfandyar Wali, Senator Sardar Mahtab Ahmed, Senator Farooq Hamid Naek, Senator Dr. Safdar Ali Abbasi, Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan and Senator Abdur Rahim Khan Mandokhel.

Mr. Deputy Chairman: Yes please.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am grateful to you for having brought this matter before the House.

یہ پشاور پریس کلب کا واقعہ ہے، غالباً 30 جون کا، جب وہاں پر ایک مرکزی وزیر جن کا نام بھی دیا گیا ہے امیرمقام صاحب، انہوں نے ایک raid اپنے سیاسی کارکنوں کے ساتھ lead کیا پشاور پریس کلب کے اوپر اور اس کے اندر MPA's بھی شامل تھے۔ انہوں نے وہاں جا کر --

پریس گیلری سے متعدد آوازیں، مائیک میں آواز نہیں آرہی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، راجہ صاحب ! یہ چیک کرالیں why the systems are disfunctional today.

سینیٹر میاں رضا ربانی، وہاں پر انہوں نے جاکر جناب چیئرمین! توڑ پھوڑ کی اور اس کے نتیجے میں ان کے اوپر اور ان کے ساتھ جو لوگ تھے ان پر ----------

متعدد آوازیں، مائیک میں آواز نہیں آرہی۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، یہاں لوڈشیڈنگ تو نہیں ہو رہی ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین ، لوڈشیڈنگ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے چوہے تاروں کو کھا جاتے ہیں please check کرالیں۔ جناب ! یہ بڑے healthy چوہے ہیں' پارلیمنٹ لاجز میں بھی بڑے healthy چوہے ہیں۔ یہ check کرائیں' یہ test کرائیں۔ میری آواز آرہی ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، اب آرہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، نہیں' it is on, please,' بسم اللہ کریں۔ نہیں' نہیں میں آپ کے لیے سننے کے لیے تیار ہوں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ Peshawar Press Club پر ایک وفاقی وزیر کی زیر نگرانی حملہ کیا گیا' اس میں MPAs بھی شامل تھے اور آٹھ لوگوں پر ATA کے تحت پرچہ بھی کیا گیا کیونکہ obviously ان کا تعلق حکومت کے ساتھ اور حکومتی پارٹی کے ساتھ تھا' کوئی arrest سامنے نہیں آئی۔ جناب چیئرمین! اس ایک incident کی وزیر صاحب کوئی بھی وجوہ دے سکتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ درحقیت اس کے پیچھے ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے جس میں independent journalism کو اور independent working journalist کو ایک systematic طریقے سے اپنے فرائض انجام دینے سے روکنے کی حکومتی کوشش اور ایک سازش ہے تاکہ کسی نہ کسی طریقے کو press advice کو replace کرے۔ Goon culture اور goon culture جو ہے' وہ pressure, مار پیٹ' murder threats and then even resorting to murder تاکہ وہ اپنے فرائض پورے نہ کرسکیں۔

Mr. Chairman, according to report that has been published, the statistics show that in the month of June, there were 13 such incidents throughout the country, in the month of March, there were 11 such incidents and in month of July which was perhaps most difficult month, there were 7 attacks against journalists, 3 on media property, taking the total number of such incidents in the country 58 throughout the year.

جناب چیئرمین صاحب! اس میں

journalists have been detained illegally, they have been tortured, the have been injured and two of them received death threats and even this has been going on perticularly in the two Provinces Sindh and Punjab and then of course we saw ghastly murder of the journalist in the Tribal Areas.

جناب چیئرمین! and along with this, Senate کا record اس بات کا گواہ ہے کہ وقتاً فوقتاً
ہم یہ بات اٹھاتے رہے ہیں کہ کس طرح police نے اور دوسری agencies نے journalists
کو pick up کیا اور بالخصوص صوبہ سندھ کے اندر جیکب آباد کی side پر' ان کو pick up کر
کے پھر غائب کر دیا گیا اور پھر کئی مہینوں کے بعد جب pressure پڑا تو ان کی بازیابی ہوئی۔
جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک systematic طریقہ کار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دو
ہفتے پہلے جس کی حکومت کی طرف سے کوئی تردید نہیں ہوئی' انگریزی اخبار میں جو national
اخبار ہے' اس میں یہ خبر چھپی تھی کہ حکومت نے اور باالخصوص Ministry of Information
نے journalists کی اور باالخصوص column writers کی تین categories بنائی ہیں۔ ایک ان
کی جو بالکل مخالف ہیں' ایک ان کی جو middle of the road ہیں اور تیسرے وہ جو حکومت کی
حمایت میں لکھتے ہیں۔ پھر مختلف وزراء کو یہ duty سونپی گئی accroding to that
newspaper report اور جیسے میں نے کہا کہ اس newspaper report کی آج دن تک کوئی
تردید ہمارے سامنے نہیں آئی۔ مختلف وزراء کو duty سونپی گئی تھی کہ کس کو کس طرح tackle
کرنا ہے اور ان میں سے ایک journalist نے اپنے column میں "جنگ" اخبار میں اس بات کا

اعتراف بھی کیا کہ ان سے رابطہ بھی کیا گیا اور ان سے اس موضوع پر گفتگو بھی کی گئی۔

جناب چیئرمین ! اس کے ساتھ ساتھ ابھی حال ہی میں journalists کی representative body کا پشاور شہر میں اجلاس ہوا' وہاں پر انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ journalists کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے-----

Mr. Dupty Chairman: Farooq Naek Sahib, you would like to add it.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, in this country right now, there is a total violation of provisions of the Constitution. The Constitution is being moulded in a manner that it has never been moulded in the history of Pakistan.

۱۹۷۳ء کا آئین شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے دیا اور اس کے بعد جو بھی حکمران آیا specially military dictatorship انہوں نے اس آئین کو تہس نہس کر دیا۔

Article 19 of the Constitution is very clear and I would read.

"Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression, and there shall be freedom of the press".

یہاں clearly لکھا گیا ہے کہ there shall be freedom of press مگر اس ملک کے اندر جرنلسٹ اور پریس کے ساتھ جو کیا جا رہا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔سندھ کے اندر ' پنجاب کے اندر فرنٹیئر کے اندر ' بلوچستان کے اندر جو بھی جرنلسٹ ایک سچی بات لکھتا ہے اس کے اوپر specially ' آج کی جو حکومت ہے ' آج کی جو کہتے ہیں کہ گورنمنٹ ہے ۔وہ اس کے خلاف action لیتی ہے یا تو agencies پیچھے لگ جاتی ہیں۔یا ان کو مارا جاتا ہے ان کو قتل کیا جاتا ہے اور ان کو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے تاکہ وہ سچی بات نہ کر سکیں اور اگر وہ کوئی سچی بات لکھتے ہیں تو ان کے اوپر action لیا جاتا ہے۔ Freedom of press کا یہ مطلب ہے کہ اگر اچھی بات لکھی جائے تو حکومت وقت کا فرض ہے کہ اس کے اوپر action لے۔ کیونکہ وہ point out

کرتی ہے۔ جو جرنلسٹ کا فرض ہے اور جرنلسٹ اپنے فرض کو آج بڑی اچھی طرح نبھا رہے ہیں

ان کا جو فرض ہے وہ نبھا رہے ہیں کہ ایک حکومت وقت غلط کام کر رہی ہے۔ منسٹرز غلط کام کر

رہے ہیں۔ اس کی طرف وہ point out کرتے ہیں جب وہ point out کرتے ہیں حکومت کوئی

action نہیں لیتی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے blowing a trumpet before a deaf تو یہ

آج کے جو حالات ہیں اس کے اندر journalists اور journalism کا بڑا important role

ہے۔

They are playing a very important role and we should respect them and we should not treat them how the present Government and the present ministers are doing and if this Minister has done anything with the....

یہ پتا نہیں چلتا کہ اس کو arrest کیا گیا ہے یا نہیں اور میں پتا کرنا چاہوں گا کہ کیا action لیا

گیا ہے Federal Minister کے خلاف۔

Till today whether he has been arrested, whether the case has been

day to day trial . تو قانون proceeded weather he has been convicted or not

کی بات کرتا ہے ۔ کیا اس کے خلاف day to day trial ہوا ہے؟ کیا اس کو conviction ہوئی

ہے؟ کیا اس کی bail ہوئی ہے؟ میں یہ پوچھنا چاہوں گا اور اس کا answer دیا جائے اور میں یہ

استدعا کروں گا کہ ہمارے journalists کو اس ملک کے اندر full protection دی جائے۔

Thank you sir

Mr . Deputy Chairman: Thank you Naek Sahib . Dr . Babar Awan Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت

کو اس motion کی admission کے اوپر کوئی اعتراض نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ ہم سارے

جانتے ہیں کہ صحافت ہماری ریاست کا پانچواں ستون ہے اور میں تو یہ توقع کر رہا تھا جب سے میں

سینیٹ میں آیا ہوں۔ پانچ ایسے مواقع ہوئے جس پر چار دفعہ پریس گیلری سے walk out ہوا ہے

violence against journalists ایک continued violence against journalists

ہے۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ اتنی بڑی ایک violence کی لہر کے بعد حکومت کوئی Journalists

Protection Bill لائے گی لیکن حکومت کی خاموشی معنی خیز بھی ہے اور یا تو ان کی بے

اختیاری کا ثبوت ہے اور یا ان کی بے پرواہی کا ثبوت ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ کوئی معاشرہ اور ملک آزاد اور خود مختار صحافت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا اور میرا تو یہ بھی خیال ہے کہ جو آزادیٔ صحافت ہے وہ عوامی سطح پر احتساب کا سب سے مؤثر سب سے سستا، سب سے واضح اور سب سے غیر جانبدار طریقہ ہے۔ اس لیے ہم صحافت کے خلاف اٹھنے والے ہر قدم کے مخالف ہیں۔ ہم صحافت کی طرف بڑھنے والے ہر ہاتھ کو روکنا چاہتے ہیں اور anti journalist compaign میں سرکار کے اداروں کی طرف سے جو کچھ کیا گیا اور وزیر صاحب پر جو الزام لگا، انہیں چاہیے تو یہ تھا کہ وہ پہلے استعفٰی دیتے اور کہتے کہ میں اس مقدمے پر اثر انداز نہیں ہونا چاہتا، جیسا کہ اپوزیشن کے leaders کو مشورہ دیا جاتا ہے، وہ عدالت کا سامنا کرتے اور فیصلہ ہونے کے بعد وہ کابینہ میں واپس آتے لیکن بدقسمتی سے سنا ہے انہیں حال ہی میں سرکاری جماعت کا دوبارہ unopposed provincial president چنا گیا ہے۔

آخری بات

as rightly pointed out, I will add further from three constitutional provisions. No. 1 is Article 14 which ensures that there shall be dignity of man which is inviolable. Pressmen are the more honourable men. They arevery responsible men and their job is very sensitive job.

ان کو تحفظ ملنا چاہیے تھا جو ان کا آئینی حق ہے اور میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! کہ اس کے ساتھ آئین کے دو articles redundent ہو جاتے ہیں۔

Article 16, which ensures the right of assembly and Article 17, which ensures and guarantees the right of association. These two articles shall

become redundent and dead letters untill and unless they guarantee in terms of Aritcle 19 which is there to ensure the freedom of press that is adhered to. I believe, this is a motion which must be admitted and the Government, I expect will not oppose it. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے adjournment motion کی admissibility پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب والا! جیسا کہ ہمارے honourable Senators نے کہا کہ اس واقعے سے fundamental rights بالخصوص Articles 14, 16, 17 and 19 کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ جناب والا! نہ صرف یہ کہ یہ press پر بلکہ آزادیٔ اظہار پر بھی حملہ ہے جیسا کہ Article 19 کے مطابق every citizen shall have the right of freedom of speech and expression یعنی جو لوگ Press Club گئے تھے، اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہتے تھے، ان پر حملہ ان کے اس حق کے راستے میں رکاوٹ ہے۔ اسی طرح association, party اور انجمن بنانے کے حق کے خلاف اقدام ہے۔ جناب والا! اس وقت ہمارے ملک میں ایک ایسا رجحان پیدا ہوا ہے کہ مجموعی طور پر جو fundamental rights ہیں اور اس کے نتیجے میں سوسائٹی میں democratic اور moderate طریقے سے تمام ملک میں اظہار رائے ہر ایک کرسکتا ہے اور اس اظہار رائے کے نتیجے میں عوام فیصلہ کریں گے، اس کے خلاف ایک مکمل ایسا عمل جاری ہے، یہ جو پشاور Press Club پر حملہ ہوا اس کے علاوہ جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ کئی journalists شہید کیے گئے ہیں، حیات اللہ خان جس کا کیس بڑا۔۔۔ تمام ملک کو بھی علم ہے اور internationally بھی علم ہے یعنی وہ صرف اس کی جو press کی ذمہ داری تھی، جو حقائق اس نے ملک کے عوام کو دینے تھے، ان قوتوں نے جو چاہتے تھے کہ عوام ان حقائق سے باخبر نہ ہوں، انہوں نے اسے قتل کیا تو اس طرح دیگر صوبوں میں بھی یہی عمل ہے اس لیے جناب والا! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو admit کیا جائے۔ اور اس مسئلے پر پوری بحث ہو تاکہ ہماری سوسائٹی میں جو ابھی کچھ ایسا بنیادی حقوق کے خلاف

عمل کیا جا رہا ہے اور اس کو عوام کے ذہنوں میں داخل کیا جا رہا ہے جیر کی وجہ سے، تو اس کا راستہ روکا جائے۔ بڑی مہربانی جناب۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you Rahim Sahib. Azim Tariq Sahib.

Senator Tariq Azeem Khan (Minister of State for Information & Broadcasting): Thank you, Mr. Chairman. Let me first of all apologise to the House and especially to my friend honourable Senator Raza Rabbani Sahib. Last time an adjournment motion came up for discussion. I was called to a meeting and my staff failed to inform that this was due for discussion. We have broaden the scope of the adjournment motion itself. I don't mind discussing other specific issues if any details are given but if we get back to the adjournment motion under discussion. Sir, that day what happened, there a clash took place between two groups

جو ہمارے ہی پاکستان اسمبلی کے دو گروپ تھے۔ الیکشن آنے والا تھا۔ ان کے درمیان some tension تھی۔ ایک گروپ پریس کلب میں جا کر پریس کانفرس hold کرنا چاہتا تھا۔ دوسرا گروپ چاہتا تھا کہ وہ نہ کریں۔ So that any differences within the party جو ہونے چاہئیں اور چاہتے تھے کہ آپس میں بیٹھ کر discuss کیے جا سکیں۔ لیکن unfortunately وہاں پر جا کر ان کا آپس میں clash ہوا۔

No journalist was involved in the press club itself, although it happened inside the press club as well as outside the press club.

اس کو unfortunately غلط رنگ دیا جا رہا ہے۔ کسی طرح آپ نہیں کہ سکتے کہ امیر مقام صاحب جو ہمارے Federal Minister ہیں، جن کا یہاں پر ذکر ہوا کہ ان کی زیر نگرانی یہ چیز

ہوئی ۔ In fact when it happened اس وقت امیر مقام صاحب اپنے دفتر میں واپڈا کی ایک میٹنگ chair کر رہے تھے ' he was not present at the occasion لیکن nevertheless اس کے بعد ' انہوں نے ہمارے گیارہ جو ممبرز ہیں خود اپنی پارٹی کے ' ان کے خلاف disciplinary action انہوں نے recommend کیا ہے۔

We have the highest respect for the press and the journalists and their right to perform their duties without any hinderence.

انہوں نے دوسرے جو cases raise کیے ہیں for example honourable Senator رضا ربانی صاحب نے بات کی ہے'

about some list that has been published in the newspapers about some journalists and some column writers, sir, the next day I held the press conference and we contradicted the item. In fact,

ہمارے کئی صحافی جو ہیں' وہ ہم سے ناراض ہوئے کہ جناب ہمارا نام اس میں نہیں ہے ' ہمارا نام بھی اس میں ڈالیے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ ہم نے لسٹ prepare کی ہے' نہ ہی ہماری کوئی intention ہے ۔ Thank you, sir.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

Senator Mian Raza Rabbani: Will the honourable minister contradict or otherwise, the news item which was published and which said that a case under the ATA was registered against the Minister and some other people including an MPA and that no arrests have been made till date?

سینیٹر طارق عظیم خان ، Sir, a case was registered. اس کے بعد when the two parties met اس کے فورا بعد the next day ہمارے جرنلسٹ بھائی اسلام آباد آئے' انہوں یہاں پر آ کر درانی صاحب' منسٹر صاحب سے میٹنگ کی' subsequently,

Durrani Sahib went to Islamabad Press Club along with the Federal

Minister in question ان کو جا کر جب ہم نے سمجھایا، اس misunderstanding میں وہ

کس طریقے سے involve تھے۔ That was removed. In fact, last Friday وہاں پر ایک

بہت بڑا کھانا ہوا، جس میں سارے صحافی، President of the Peshawar Press Club, the

Secretary General of Peshawar Press Club, they all attended. The case

جو تھی وہ has been withdrawn and misunderstanding remove کر دی گئی ہے۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

Senator Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan: Sir, a clarification from the honourable Minister, on the floor of the House, Mr. Chairman, I believe my honourable friend was there when the Interior Minister gave an assurance to the House on the walk out of the Press Galleries Members that regarding the killers of Cameraman of KTN the House will be apprised very soon about the status, would the honourable Minister comment on that as well?

(Interruption)

Senator. Tariq Azeem Khan: Sir, if we can have a fresh question on this one but I will try to...

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: We will take it up tomorrow.

Senator Tariq Azeem Khan: If the honourable Senator wants to check with me I will check with the Ministry and will let him know, sir. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Well. Next is the out of turn an

adjournment motion, I would like the Leader of the House and the Leader of the Opposition to make me wise on it. Please, Amjad Abbas Sahib wants to move

آپ سن لیں۔

ADJOURNMENT MOTION RE: THE REPLACEMENT OF THE PORTRAIT OF THE QUAID-I- AZAM BY THE LEADER OF THE OPPOSITION.

Senator Muhammad Amjad Abbas: On my behalf and on behalf of Senator Fauzia Fakhar Zaman, Senator Razina Alam, Senator Naeem Hussain Chatha I like to move that the Senate do adjourn to discuss the news item appearing in the daily "Times" Lahore dated 21st August, 2006, where it has been reported that the Leader of the Opposition in the National Assembly, Maulana Fazalur Rehman has replaced the portrait of Quaid-i-Azam, father of the nation in his Parliament chamber with the photograph of Mr. Mufti Mehmood, his late father. This news item has created a great resentment in the general public and therefore, we move the Senate be adjourned to discuss this matter of immense public importance.

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, first of all I don't know what is the veracity of the press report. Secondly *strickto senso* speaking if youlook at the rules it pertains to a member belonging to the National Assembly of Pakistan and he is the Leader of the Opposition in

theNational Assembly of Pakistan, I don't think it will set a very healthy tradition if the other House was to take up an adjournment motion in particular on this question.

Mr. Deputy Chairman: Yes, I think it is brought to the notice, automatically it will be taken up in the National Assembly. You want to, I think Leader of the House want to say something.

سینیٹر کامل علی آغا (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، جناب والا! یہ قائداعظم کی تصویر کا مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق اگر آپ ایک پریس کلب کے اندر workers کے ہنگامے پر adjournment motion لے سکتے ہیں، جون اور جولائی کی clipping کے اوپر آج آپ adjournment motion take up کرسکتے ہیں۔ قائد اعظم کی تصویر جو آپ کے اوپر لگی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، بالکل جی لگی ہوئی ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، He is the founder of Pakistan آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ اس کو آپ نے آج take up کرنا ہے۔ یہ آج take up ہوگی۔ جناب والا! یہ matter عام public کے لیے بڑی تشویش کا باعث ہے کہ قائداعظم کی تصویر اتار کر مفتی محمود صاحب کی تصویر لگا دی گئی ہے۔ مفتی محمود صاحب ہمارے لیے قابل احترام ہیں لیکن اتنے قابل احترام نہیں ہیں کہ قائداعظم کی جگہ پر ان کی تصویر لگا دی جائے۔ یہ ہمارا نظریاتی مسئلہ ہے، ہم مسلم لیگی ہیں۔ یہ پاکستان دو قومی نظریے کی بنیاد پر بنا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، آغا جی! مسلم لیگ کا مسئلہ نہیں ہے یہ تو پاکستانیت کی بات ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ ہم بطور مسلم لیگی یہاں پر بیٹھے ہیں اور یہ دو قومی نظریے کی بنیاد پر بنا ہوا پاکستان ہے جس کی وجہ سے ہم Upper House کے رکن بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ کے بعد اس شخصیت کی وجہ سے ہے۔

جناب! اس کو آج take up کرنا پڑے گا۔ یا تو یہ انکار کر دیں کہ انہوں نے اپنا نظریہ بدل دیا ہے اور پاکستان کو دیکھنا نہیں چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، ایک منٹ بیٹھ جائیں - میں Minister for Parliamentary Affairs کو سن لوں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! یہاں پر یہ طریقہ نہیں چلے گا - یہ نظریہ یہاں پر نہیں آئے گا۔ جناب! ہم آپ سے توقع نہیں کرتے کہ آپ اس قسم کے الفاظ استعمال کریں - یہاں پر قائداعظم کی چھاؤں میں بیٹھ کر آپ یہ الفاظ استعمال کریں کہ دیکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، نہیں دیکھا نہیں جائے گا۔ آغا جی ! I am very good Pakistani myself, اچھا۔ امجد عباس صاحب آپ please بیٹھ جائیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، آپ نے ایک adjournment motion پر چھ مقرر سنے ہیں - اس adjournment motion کو take up کریں اور سارا کام adjourn کرکے آپ ان ممبران کو جنہوں نے یہ adjournment motion دی ہے ان کو آپ سنیں۔ جو طریقہ کار ہے - Rules کے مطابق یہ کچھ ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، ایک منٹ I am giving the floor to the Leader of the Opposition.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! رولز کے تحت لے کر آئیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ adjournment motion اگر listed ہوتا تو اس کو Rules کے تحت لے کر آئیں۔ No. 1 اور No 2 یہ ہے کہ جیسے میں نے آپ سے عرض کیا کہ this pertains to a member of the other House. وہاں پر ان کی جماعت well represented ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، آغا صاحب! آپ interrupt نہیں کریں۔ وہاں پر آپ کی جماعت majority میں ہے۔ آپ اپنی جماعت کو کہیں کہ اس House میں یہ take up کریں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! جب یہاں پر وسیم سجاد صاحب کی بات ہوئی اور کہا گیا کہ وسیم سجاد صاحب کا message دوسرے House میں جا کر پڑھا جائے تو Chair نے یہ کہا کہ ہاں ٹھیک ہے

because he is the Leader of the House, therefore, the Minister can go and read it. Then Senator Babar Awan said that our message should also be read over there. In response, it was told by the honourable Minister that you are well represented over there in that House, ask your members to raise that question there. There is misfinding of the Chair 3, 4 days ago which says that "yes" the PPP is well represented in the Naitonal Assembly and the question of Yousaf Raza Gillani should be taken up by the members of the National Assembly over there because he is not a member of this House.

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، اگر آپ اس مسئلے پر بات نہیں سنیں گے تو پھر بائیکاٹ ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، آغاصاحب! ایسی نوبت نہیں آئی ہے کہ بائیکاٹ کیا جائے۔ امجد عباس صاحب، رزینہ عالم صاحبہ، نعیم چٹھہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، قائد اعظم کے نام کو اس طرح سیاسی مفادات کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Raza sahib, please be seated.

طارق عظیم صاحب! یہ جو اخبار میں آج آیا ہے اس کے بارے میں آپ کے پاس کیا

information ہے؟

سینیٹر طارق عظیم خان ۔ جناب! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ Fazal replaces Quaid's picture with Mufti's. یہ آج ۲۱ اگست کا ڈیلی ٹائمز لاہور ہے۔

Maulana Fazal-ur-Rehman, the Leader of the Opposition in the National Assembly has replaced the portrait of Quaid-i-Azam in his parliamentary chamber with a photograph of his father, the late Mufti Mehmood. Traditionally a portrait of the Quaid is placed at every Government office. Asenior MMA leader refused to comment on the issue, he said that only Rehman could explain why had he removed Mr. Jinnah's portrait from his chamber. Rehman was not available for comments. It was not known when Rehman has replaced the Quaid photograph with Mufti.

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ اچھا جی تو یہ آج آپ motion سے آئیں۔ We are short of time. You have crossed the adjournment motion. We will take it up tomorrow.

سینیٹر کامل علی آغا ۔ یہ movers ہیں، آپ ان کی بات سنیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ بات سن لیں گے۔ Verification بھی ہو گئی ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا ۔ یہ اتنی غیر اہم motion نہیں ہے۔ اس میں movers کی بات آپ سنیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ یہ movers اپنی بات کر دیں تو پھر میں ruling دے دوں گا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین، خالد سومرو صاحب! کو سنیں ۔ I give the floor to Khalid Soomro sahib.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب چیئرمین ! میں ابھی دیکھ کر آیا ہوں۔ وہاں قائداعظم صاحب کی تصویر لگی ہوئی ہے، مفتی صاحب کی تصویر نہیں لگی ۔ یہ جھوٹ ہے کہ مفتی صاحب کی تصویر لگی ہوئی ہے، بالکل جھوٹ ہے۔ جھوٹی خبر ہے۔

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین، تشریف رکھیں۔

(Interruption)

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! اس پر انکوائری ہوگی اگر وہاں سے قائد کی تصویر ہٹائی گئی تھی یا اس وقت ہٹائی گئی ہے تو اس کا نوٹس لیا جائے گا۔ اس پر ایسا لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا کہ آئندہ کوئی ایسی جرأت نہ کر سکے۔

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین، سب حضرات تشریف رکھیں۔ وسیم سجاد صاحب۔

(Interruption)

سینیٹر کامل علی آغا، قائد اعظم کی تصویر اتارنے والوں کو معاف نہیں کریں گے۔

(Interruption)

سینیٹر میاں رضا ربانی، قائد اعظم کی تصویر وہاں لگی ہوئی ہے۔

(Interruption)

سینیٹر کامل علی آغا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ یہ پاکستان کے مخالف تھے ۔ انہوں نے نظریہ پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ اس کا نوٹس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، آغا صاحب! please بیٹھ جائیں۔ تشریف رکھیں۔

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: Tariq Azeem Sahib Khan.

Senator Tariq Azeem Khan: Let me say once again. It was a senior member of MMA.. A senior leader of MMA who said that he could not explain why the photograph of Mr. Jinnah was removed. A senior member of the MMA has said so.

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman: Leader of the House and Leader of the Opposition

دونوں سے درخواست ہے

that please verify the report. If the photograph has been removed, we will carry on the motion tomorrow. If it is otherwise, both of the honourable members will let me know please.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! وہاں تو تصویر لگی ہوئی ہے۔ اب کیا verify کریں۔

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین، جناب وسیم سجاد صاحب! قائد ایوان۔

سینیٹر وسیم سجاد ، جناب والا! یہ رپورٹ جو اخبار میں چھپی ہے عام طور پر صحافی اپنا نام نہیں دیا کرتے، اس میں انہوں نے اپنا نام بھی دیا ہوا۔ یہ شہزاد رضا صاحب کی رپورٹ ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، شہزاد رضا صاحب کی report ہے۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Agha Sahib Leader of the House has taken the floor. We have to respect the Leader of the House.

سینیٹر وسیم سجاد، عام طور پر جب ایک اخبار کی report آتی ہے تو اس کو prima facie ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے درست لکھا ہے کیوں کہ انہوں نے اپنا نام بھی دیا ہوا ہے لیکن مجھے واقعات کا علم نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں آپ Minister for Information and Minister for Parliamentary Affairs کو بھی سن لیں اور in the mean time اس بات کا بھی پتا کر لیا جائے کہ واقعات کیا ہیں کیوں کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔میں ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جو واقعات کے خلاف ہو۔ کیوں کہ ایک طرف تو شہزاد رضا صاحب نے report دی ہے اور وہ ایک جانے پہچانے صحافی ہیں اور دوسری طرف خالد سومرو صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ لہذا میرے خیال میں واقعات کو ascertain کر لیا جائے اور پھر اس کے بعد کوئی بات کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ پہلے ہم واقعات کو ascertain کر لیتے ہیں if it is found to be correct, we will bring it for discussion tomorrow. Thank you very much. We move on to next.

سینیٹر کامل علی آغا، آپ سننا بھی نہیں چاہتے ۔یہ دو قومی نظریہ کی بات ہے۔

سینیٹر ڈپٹی چیئرمین، آغا صاحب! دو قومی نظریہ ہم سے زیادہ بہتر کون سمجھتا ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا، آپ قرار داد مقاصد کو نہیں مان رہے ۔ یہ دیکھیں یہ قرار داد مقاصد ہے۔یہ پاکستان کی بنیاد کی بات ہے۔ اگر پاکستان کی بنیاد نہ رہی تو ہمارا یہاں پر بیٹھنا کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، نعیم چٹھہ صاحب! آپ نے سن لیا ہے۔ میں نے نعیم چٹھہ صاحب کو floor دیا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، میری گزارش یہ ہے کہ پاکستان کا وجود اللہ کا احسان ہے اور قائد اعظم کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ پاکستان وجود میں آیا تو یہ سارے ایوان معرض وجود میں آئے۔ اگر پاکستان نہ بنتا تو یہ کہیں مزدوری کر رہے ہوتے۔ یہ Upper House کے ممبر ہیں

ان کو شرم نہیں آتی اور یہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو ، ہم یہاں آئے ہیں اور پاکستان کے وفادار ہیں اور قائد اعظم کا ہمیں بھی بڑا احترام ہے' وہ خواہ مخواہ اجارہ دار بن کر دعویٰ نہ کریں۔ جھوٹی خبر پر حزب اختلاف کے خلاف propaganda نہ کریں۔ ان کا Chamber یہاں ساتھ ہے وہاں جا کر check کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، میں نے نعیم چٹھہ صاحب کو floor دیا ہوا ہے۔ جی نعیم صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ ، جناب ! اس ایوان کو نہ تو Leader of the Opposition یرغمال بنا سکتا ہے اور نہ Opposition اس کو hijack کر سکتی ہے۔ یہ پاکستان ہے اور یہ قائد اعظم کا بنایا ہوا ہے اور اس کی بدولت یہ یہاں ہیں اور یہ نا شکرے اور ناقدرے ہیں۔ اگر انہوں نے photo لگا کر اتار دی ہے تو پھر یہ House کے سامنے معافی مانگیں کہ انہوں نے یہ بری حرکت کیوں کی ہے۔ یہ اپنے باپ کی photo لگانے سے کیا سمجھتے ہیں۔ یہ مفاد پرست لوگ ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، چٹھہ صاحب آپ تشریف رکھیں - میں نے floor سینیٹر رزینہ عالم کو دیا ہے۔

سینیٹر رزینہ عالم خان ، جناب چیئرمین ! میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک اہم اور serious بات ہے۔ قائد اعظم ایک غیر متنازع شخصیت ہیں اور ہم سب ان سے محبت کرتے ہیں۔ آج ہم جس ملک میں بیٹھے ہیں وہ انہی کی محنت کا نتیجہ ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو ، برطانوی استعمار کے خلاف ہمارے بزرگوں نے اپنی جان کے نذرانے پیش کیے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، ایک خاتون بات کر رہی ہے۔

سینیٹر رزینہ عالم خان ، میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت serious بات ہے اور اس کی تحقیقات کروائی جائیں اور اگر اس میں کوئی صداقت ہو تو پھر اس کو بالکل برداشت نہ کیا جائے۔

قائد اعظم محسن پاکستان ہیں اور آج ہم پاکستان میں عزت کے ساتھ بیٹھے ہیں یہ ان کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، شکریہ - جی کل Leader of the House and Leader of the Opposition ascertain کرا کے-----جی آپ بیٹھ جائیں' امجد عباس صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔

Senator Muhammad Amjad Abbas: Sir, I was the mover.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین ، میڈم آپ مہربانی کر کے بیٹھیں' وہ mover ہیں۔ کل report پہنچ جائے گی - Tomorrow, we will bring it under discussion if it is accepted. If not, we will not bring it. لہذا کل وہ under discussion آجائے گا ۔ Thank you very much, we move on to next.

Senator Muhammad Amjad Abbas: Sir, I am mover, I should be allowed to speak.

جناب ڈپٹی چیئرمین، امجد عباس صاحب! مہربانی کرکے آپ تشریف رکھیں ۔ ٹھیک ہے' بس اب آپ mover ہو گئے and you have been heard and the solution has been found. Now, please take your seat.

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا ، جناب چیئرمین! مجھے حیرانی ہو رہی ہے کہ آپ قائد اعظم کی بات کیوں نہیں سننا چاہ رہے ہیں۔ یہ بہت عجیب لگ رہا ہے۔ آپ یہاں پر بیٹھ کر' قائد اعظم کی تصویر کے نیچے بیٹھ کر آپ قائد اعظم کی بات نہیں سننا چاہ رہے ہیں۔ مجھے بڑی تشویش ہے اس بات پر۔ آپ غور سے بات سنیں ان کی۔ یہ تو مخالف ہیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین، آپ بیٹھ جائیں' آپ نے بات کرلی ہے۔

Senator Muhammad Amjad Abbas: I have not spoken yet.

Mr. Deputy Chairman: You started it, you moved it, now, please be seated.

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین ، وہ Leader of the House and Leader of the Opposition تحقیق کریں گے اگر یہ بات واضح ہوگئی تو آگے بڑھیں گے ورنہ نہیں۔ اب آپ پلیز بیٹھ جائیں۔ Let us go to the point of order. بیٹھیں جی تشریف رکھیں۔

(اس موقع پر حزب اختلاف کے تمام ارکان نے واک آؤٹ کیا)

آپ کے points of order بھی ہیں۔ امجد عباس صاحب! you were on a point of order. آپ بات کریں۔

سینیٹر محمد امجد عباس: جناب چیئرمین! چٹھہ صاحب بول رہے ہیں پہلے ان کو موقع دے دیں due to his respect, sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! اگر یہ ناپاک جسارت انہوں نے کی ہے اور پھر اتار لی ہے تو پھر یہ ہاؤس کے سامنے ساری قوم سے معافی مانگیں کیونکہ یہ ایک ناپاک جسارت ہے۔ یہ ناشکرے لوگ ہیں۔ یہ پاکستان کی بدولت اس ایوان بالا کے ممبر ہیں۔ اگر پاکستان نہ بنتا تو ان کو مزدور کی حیثیت سے بھی کوئی نہیں رکھتا۔ ان مسلمانوں کا حال دیکھیں جو ہندوستان میں یا کشمیر میں ہیں' ان کا حال کیا ہے۔ ٹھیک ہے؟ ان کا باپ اگر ایک بڑا آدمی تھا تو ساتھ ساتھ تصویر لگا لیں لیکن یہ کیسے جرأت کر سکتے ہیں کہ بابائے قوم کی تصویر کو اتار کر اس کی replacement مفتی محمود جیسے بندے سے کرادی جائے۔

جناب والا! وہ پاکستان کے مخالف تھے اور کوئی عالم بھی پاکستان کے حق میں نہیں تھا' وہ قائد اعظم کے مخالف تھے۔ یہ سارے کے سارے عالم اس وقت صرف نماز' روزے کی آزادی کو ہی مذہب کی آزادی سمجھتے تھے۔ Quaid-i-Azam was the only man جس نے یہ

فرق جانا کہ صرف نماز، روزے کی آزادی، آزادی نہیں ہوتی۔ مذہب، دین فطرت ایک code of life ہے، اس کی practice کرنے کی آزادی ہے۔ ہندوستان میں جو مسلمان ہیں ان کو دیکھیں کہ ان کو کتنی آزادی ہے۔ وہ اپنے گھر ہندوؤں، سکھوں کی باراتیں منگا کر اپنی بیٹیاں ان کے حوالے کر رہے ہیں۔ اس وقت وہ پاکستان کو بننے نہیں دینا چاہتے تھے اور یہ خلاف تھے اور میرا یقین ہے کہ جو بندہ، جو خاندان اس وقت خلاف تھا، آج بھی وہ ملک کے خلاف ہے۔ ان کا قبلہ و کعبہ آج بھی دہلی ہے، آج بھی امریکہ ہے۔ جناب والا! مولانا مفتی محمود کے فوٹو کے سلسلے میں وہ فضل الرحمٰن کا باپ ہے اور جو دوسری تصویر اتاری گئی ہے وہ بابائے ملت کی ہے۔ وہ پاکستان کا وارث ہے اور پاکستان کا قائد ہے۔ وہ واحد لیڈر ہے جس کو مخالفوں نے بھی بااصول مانا۔ کوئی بے اصولی، کوئی بددیانتی، کوئی غلطی آج تک کوئی دشمن بھی ثابت نہیں کر سکے۔

جناب والا! یہ ساری قوم کا بابا ہے اس کی ہتک انہوں نے کی ہے، کس بندے کے ساتھ مفتی محمود صاحب کے ساتھ۔ وہ ان کے والد ہیں ٹھیک ہے وہ فوٹو لگا لیں لیکن وہ اس کا حق نہیں رکھتے کہ بابائے قوم کی تصویر اتار دی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، میر اسرار اللہ صاحب کچھ دوست جائیں، اپنے اپوزیشن کے دوستوں کو لائیں۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، جی رہنے دو، اپوزیشن اگر ایسی ہے، اگر پاکستان نہ بنتا تو یہ بندے کسی قابل نہیں تھے۔ یہ آج تک کسی یونین کونسل کے بھی ممبر نہیں بن سکتے تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، نہیں نعیم چٹھہ صاحب ہاؤس کو چلانے کے لیے وہ بھی ہمارے سینیٹر ساتھی ہیں۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، ایسے انسان جو قائد اعظم کی ذات پر کیچڑ اچھالتے ہیں، نہ وہ انسان ہیں، نہ مسلمان ہیں، نہ پاکستانی ہیں۔ انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اس ہاؤس میں بیٹھیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ساری دنیا کے آپ لیڈر دیکھیں، محمد علی جناح سے زیادہ وہ قائد اعظم کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ان کے مخالفوں نے بھی ان کے نام کو admit کیا۔ آج تک ان کی قیادت، ان کی دیانتداری، ان کی اصول پسندی، ان کا نہ جھکنا، نہ بکنا ہمیشہ سے ایک مسلمہ

اور مستند حقیقت ہے۔ یہ علمائے کرام جو آج کسی نہ کسی طریقے سے ممبر بن گئے۔ یہ ناشکرے ہیں۔ جو خاندان 13 اگست کو ادھر تھا وہ آج بھی اسی طرح ادھر ہے۔ فضل الرحمٰن صاحب نے ایک statement میں اعتراف کیا ہے کہ پاکستان بنانے کے جرم میں میرے والد شریک کار نہیں تھے۔۔ یہ کس منہ سے بابائے قوم کی تصویر اتار رہے ہیں' یہ کس منہ سے قومی اسمبلی کے ممبر بنے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ، بیگم فخرالزماں صاحبہ۔ اس سے پہلے کہ آپ تقریر شروع کریں' میرا اسرار اللہ صاحب کچھ دوستوں کو لے جا کر اپوزیشن والوں سے کہیں کہ آجائیں۔ سینیٹر ہیں' ممبر ہیں' پاکستان کا حصہ ہیں۔

سینیٹر فوزیہ فخرالزماں خان، قائد اعظم ایک ایسی ہستی ہے جن کے بارے میں آپ کچھ بھی کہیں وہ کم ہے۔ ان کے بدلے میں انہوں نے اپنے والد کی تصویر لگا کر انہوں نے اپنے والد کی ہی بےعزتی کی ہے۔ حالانکہ وہ نہایت اچھے اور باوقار انسان تھے' جو کبھی بکے تھے' نہ جھکے تھے۔ اگر یہ اپنے والد کی روح کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو مولانا فضل الرحمٰن ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی پیرزادہ صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، مجھے لگتا ہے کہ یہ کسی ایسے آدمی نے جو کہ علماء اور جناب قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بیچ میں کوئی مسئلہ پیدا کرنا چاہتا ہے اس نے یہ بات کی ہے۔ جیسے رزینہ عالم صاحبہ یا دوسرے محترم ممبر صاحبان نے فرمایا ہے کہ اس مسئلے کی تحقیق ہو جائے تو تحقیق کے بعد بحث ہوسکتی ہے یہ بڑا علمی طریقہ ہے۔ چٹھہ صاحب نے جتنی بات کی میں ان کی تائید کرتا ہوں۔ لیکن ایک بات میں عرض کرتا ہوں کہ پاکستان بنانے کے تمام علماء مخالف نہیں تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی' مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تھے۔ قائد اعظم نے مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کا سب پہلے علم انہی کے ہاتھ بلند کروایا تھا۔

ہاں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ امت مسلمہ' پاکستان کے تمام رہنے والے

نہیں بلکہ دنیا کے تمام لوگ قائد اعظم کی قیادت پر متفق ہیں۔ اگر قائد اعظم کی قیادت پر کوئی شخص متفق نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس طرح کا کام، اس طرح کی کوئی بھی جرأت کر سکے۔ معاملے کی تحقیق کروا لی جائے۔ مفتی محمود صاحب ایک عالم دین تھے، انہوں نے بڑا اچھا وقت گزارا۔ لیکن اگر یہ کسی نے کیا تو یہ مفتی محمود صاحب کے خلاف بات جاتی ہے،

قائد اعظم کا اس میں کوئی قصور نہیں، نہ ہی مفتی صاحب کا قصور ہے۔ دونوں شخصیتیں اپنی جگہ محترم ہیں۔ وہ حدیث کے استاد تھے، تفسیر کے استاد تھے، نیک آدمی تھے۔ قائداعظم پوری قوم کے باپ تھے۔ اس مقابلے کا کوئی تناسب بنتا ہی نہیں ہے۔ اس تناسب کو، اس شور کو ختم کرنے کے لیے معاملات کی تحقیق کروائی جائے۔ اخبار جس نے رپورٹ دی ہے اس سے بات کی جائے۔ جیسے ہمارے لیڈر صاحب نے فرمایا۔ اس مسئلے کو علمی طور پر ختم کیا جائے گا۔ کوئی قائداعظم کی قیادت کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ہر باپ اپنے گھر میں قائد ہوتا ہے۔ کوئی آدمی اپنی جماعت کا قائد ہوتا ہے لیکن ایک ملک کا قائد ہوتا ہے۔ ملک کے قائد کے ساتھ کسی کو نہیں ملایا جاسکتا۔ یہ بات کوئی مختلف نہیں ہے۔ بہرکیف اس بات کی تحقیق کر کے اس مسئلے کو علمی طور پر حل کیا جاسکتا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پیرزادہ صاحب دوستوں کو جا کے کہیں کہ ہاؤس میں آ جائیں۔ جی امجد عباس صاحب۔

Senator Muhammad Amjad Abbas: Sir, first of all I would like to register a strong protest for not allowing me to speak while the Opposition was here. I was the mover sir. It is very strange that one news clipping is taken as the truth while the other is being sent for the investigation.

وہ تو کوئی press clipping لے کے آتے ہیں اور اس پر Adjournment Motion دے دیتے ہیں۔ ہمارے Adjournment Motion کو آپ کہتے ہیں کہ اس کو check کریں۔ Sir مولانا فضل الرحمٰن نے جو oath لیا ہے If we are committed to this which to me is کہ

he should be barred from his membership. ایک بندہ مصدقہ طریقے سے یہ لکھ رہا ہے تو

This is against the oath that he has taken. Sir, coming to my Point of Order, in March it was moved by Prof. Khurshid....

Mr. Deputy Chairman: Before you move your point of order

پیرزادہ صاحب اور میر اسرار اللہ صاحب دوستوں کو جا کر کہیں کہ آ جائیں ایوان میں۔ سینیٹ کا ایک وقار اور تقدس ہے۔ جو point of view تھا کہیں کہ It has been carried.

Senator Muhammad Amjad Abbas: Sir, it was moved by Prof. Khurshid Ahmad in March and it was passed by Resolution

کہ جو ہمارے outgoing Senators ہوں گے They will be honoured and they will be entertained with some privileges.

جناب ڈپٹی چیئرمین، ایک منٹ please، رازق صاحب آپ بھی ان کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ تعاون کر لیں۔ جی plesae carry on.

سینیٹر محمد امجد عباس، تو اس وقت Resolution کے through pass ہوا تھا

There were certain privileges those were to be extended to the outgoing Senators for life time. Sir, it has come to my knowledge that even after the Resolution and adoption of that Resolution those privileges are not being extended to the ex-Senators.

آج ہم سینیٹ میں ہیں کل ہم نے بھی چھوڑ کے چلے جانا ہے Sir جو یہاں سے پاس ہوا ہے That should be honoured اور میرے خیال میں This should be put to the Assurance Committee وہ Assurance جو Chairman کے through ہوا تھا وہ assurance کرائیں جو طے ہوا تھا That should be provided to all the ex-Senators.

Mr. Deputy Chairman: The point is noted please.

سینیٹر محمد امجد عباس، جناب یہ Assurance Committee کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی بالکل کر دیا جائے گا۔ it will be done. جی میڈم You want to say something.

سینیٹر گلشن سعید، میں سمجھتی ہوں کہ قائد اعظم کے بارے میں ایک چیز ہے کہ

یوں دے دی ہمیں آزادی کہ دنیا ہوئی حیران

اے قائد اعظم تیرا احسان ہے احسان

تو ہمیں احسان مند ہونا چاہیے نہ کہ ہم عجیب و غریب طریقوں سے اس طرح کی حرکات سے--- میرا خیال اگر یہ سچ ہے تو بہت ہی غلط بات ہے اور ایسا کبھی نہیں کرنا چاہیے کہ قائد اعظم جیسی شخصیت کو متنازعہ بنانے کی کوشش کی جائے۔ پتا نہیں ان کے ذہن میں مولانا فضل الرحمٰن کے کیا ہے یا کیا نہیں ہے مگر میرا خیال ہے کہ ہاؤس نے اتنا احتجاج کیا ہے تو احتجاج کرنا چاہیے۔انہوں نے اگر دانستہ یہ حرکت کی ہے تو ان کو یہاں ہاؤس میں معافی مانگنی چاہیے اور اس قوم سے بھی معافی مانگی چاہیے۔ ہم لوگ اس قابل نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا ملک دیا ہے۔ ہمیں اس کی اور قائد اعظم دونوں کی قدر کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

Mr.Deputy Chairman: Senator Samin Siddqui.

سینیٹر ثمین یوسف صدیقی، -----پریس کی reporting پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ That is all sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ بہت افسوس کی بات ہے اتنا شورشرابہ ہوا آخر پریس والے نے کچھ وہاں دیکھا ہوگا تو اتنی بڑی خبر دی ہے کوئی یہ چھوٹی بات نہیں ہے ۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جھوٹ ہے ۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ اسے کیا ضرورت تھی کہ جھوٹی خبر لکھتا ۔ ظاہر ہے اسے قائداعظم کی تصویر کے ہٹائے جانے کا دکھ ہوا ہو گا۔

جناب چیئرمین! ہم سب کو اپنے ماں باپ عزیز اور پیارے ہیں۔ مگر یہ ہے کہ جہاں پر پاکستان کی بات آتی ہے تو وہاں پر پاکستان بنانے کا سہرا قائد اعظم کے سر ہے ۔ اتنی قربانیاں

دینے کے بعد پاکستان بنا اور پھر یہ واقعہ اسمبلی کے اندر کمروں میں۔ ٹھیک ہے ہمیں اگر اپنے ماں باپ اتنے عزیز ہیں، لیڈر ہیں وہ اپنے گھروں میں بھی لگا سکتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ مگر ایک گورنمنٹ کے دفتر میں اپنے والد کی تصویر لگانا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ زبردست انکوائری کی جائے اور اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اس پر action لیا جائے۔ آخر اس پریس والے نے کچھ دیکھا ہوگا، اپنے سے تو خبر نہیں دے سکتا۔ جھوٹی خبر کون دے گا۔ اس لئے انکوائری کی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! میں بھی اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح اس واقعہ پر شدید احتجاج کرتی ہوں کہ اگر اس قسم کی حرکت کی ہے۔ یہ بڑی غلط حرکت ہے۔ پاکستان سب کا ہے اور میں اپوزیشن کے رویے پر حیران ہوں کہ انہوں نے ان کا ساتھ کیوں دیا۔ انہیں چاہیے تھا کہ خود کھڑے ہو کر کہتے کہ غلط کیا ہے۔ غلط بات کا ساتھ دینا ضروری نہیں ہے یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔

جناب! بلوچستان سے متعلق میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ وزیر تعلیم سے متعلق ہے وہ تشریف فرما ہیں تو اگر اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، جی فرمائیں۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب! میرا point of order یہ ہے کہ ہمارے بلوچستان سے ایک ہی خاتون اکیڈمی ادبیات میں نسرین عباس صاحبہ بی۔ ۱۸ کی آفیسر تھی اور 19 years government service تھی۔ اس کے چیئرمین افتخار عارف جو بڑے قابل اور قابل احترام ہیں یہ مجھے سمجھ میں نہیں آیا کہ انہوں نے اس خاتون اور دوسرے عطاء اللہ جمالی جو بی۔ ۱۹ کے افسر تھے۔ ان ہر دو کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ بغیر کوئی اپیل سنے ان کی نوکریاں ختم کردیں۔

جناب چیئرمین! میں درخواست کروں گی کہ اس ایوان میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تین سینیٹرز پر مشتمل کمیٹی بنا دیں یعنی پری گل صاحبہ، آپ اور اسرار زہری ہیں کہ اس معاملے کی تحقیق کی جائے کہ انیس سال انہوں نے سروس کی ہے۔ بہت بڑا عرصہ انہوں نے

گزار دیا ہے اور اچانک بغیر کوئی اپیل سنے ' اور کرپشن کا الزام ثابت نہیں ہوا ۔ ان کو اس طریقے سے نکال دینا کہاں کا انصاف ہے ۔ براہ مہربانی آپ اس پر ruling دے دیں ۔ میں یہ نہیں کہوں گی کہ کوئی ناجائز بات کریں ' جناب ! جائز بات کریں ان لوگوں کا اس پر حق ہے ۔ ایک کمیٹی بنا دیں۔ ہمیں اس پر بات کرنے کا موقع دیا جائے ۔ ان لوگوں کی اپیل سنی جائے ' اگر واقعی کوئی قصور ہے تو ان کو سزا دی جائے ' شکریہ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ، شکریہ میڈم ۔ اب جنرل صاحب نہیں کہنا چاہیے ' he is Federal Minister for Education وہ جنرلی سے ریٹائر ہوگئے ہیں ' ہم بھی افسری سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔جی جاوید اشرف صاحب ۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf (Federal Minister for Education): Sir, as far as Attaullah Jamali is concerned, I have met him, I have listened his complaint and the action taken by the Chairman was found justified, Attaullah Jamali have been dismissed for wrong doing and even the honourable Chairman had spoken to me. So, that issue is settled because he was satisfied and he said that I owe money to my organization and our organization owes sum pay to me which would be settled mutually and I agreed to that, so that issue was resolved.

As far as this lady is concerned, she has all the leave with her to appeal against the judgement of the Chairman which she has not done so far. This is not the forum until she has adopted her options, the options are that she should first appeal to the Secretary and to the Minister. I have received no appeal from her. Let her appeal, we will order official inquiry and go into it whether or not the ouster justified whether she has done something wrong or not. If she has done something wrong then let she

know, it is justified, if she has not done anything wrong then we will take action and we will make sure that her grievance is redressed.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much.

(اس موقع جناب پریذائیڈنگ آفیسر (سینیٹر امجد عباس) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سینیٹر آغا پری گل ، اس کو تو موقع ہی نہیں دیا گیا' وہ تو گھر میں بیٹھی ہوئی تھی' آتے ہی اسے کہا گیا کہ آپ کی نوکری ختم ہو گئی ہے۔ نہیں' ایک قصور ہوتا ہے۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: The point is that. she has to appeal to the next higher authority.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جنرل صاحب Chair کو address کریں۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Not to appeal to that person who has punished her, before he took action now that he has taken certain action and you say that he did not hear her or did not give sufficient chance. She should now appeal to the next higher authority saying exactly what you are saying that she was not given the chance and therefore, she wants to be heard by the higher authority. And this option is very much within the Rules and Regulations, she can come to the Secretary, she can come to the Minister with her appeal

کہ میرے ساتھ زیادتی ہوئی' مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع نہیں دیا گیا' مجھے سنا جائے۔

She will be heard and we will go into it لیکن ہمارے پاس آئے بغیر' یہاں پر agitate کرنا' is not correct, she is a Government Officer, she should follow the laid down procedure and then اگر اس کا کوئی نہیں ہوتا تو she has all the options, she can go to court, she can agitate whatever it is but yet not she has excercised the option of appealing to the legal

authority that she should do.

سینیٹر کلثوم پروین : نہیں، جناب! آئی ہے، ملنے نہیں دیا گیا۔ جناب! آپ کے پاس آئی ہے ملنے نہیں دیا گیا، اگر آپ دو تین لوگوں کو، ہمیں کہہ دیں، ہم آپ کے پاس آ جاتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ ان کے پاس چلی جائیں۔

سینیٹر کلثوم پروین : آپ ایک دفعہ اس کی بات دوبارہ سن لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ ان کے پاس آ جائیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ میں سن لوں گا۔

سینیٹر کلثوم پروین : جناب! آپ ان کی appeal سن لیں گے، آپ ruling دے دیں کہ appeal دوبارہ سنی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : انہوں نے کہا ہے کہ ---

سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف : اگر ایک دفعہ reject ہو گئی ہو، appeal ہی نہیں ہوئی تو دوبارہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : Appeal ہی نہیں ہوئی، آپ appeal کرا دیں تو وہ سن لیں گے۔

سینیٹر لفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف : یہ appeal کریں، she should write down کہ میرے ساتھ یہ زیادہ ہوئی ہے، وہ لکھ کر اپنی appeal submit کریں، we will call her and go into the detail لیکن اس نے appeal ہی نہیں کی ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے appeal نہیں کی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بی بی یاسمین۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ : شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آج بابائے قوم کی تصویر کے ساتھ بے حرمتی کی گئی ہے، مطلب ہے کہ جس طرح کی حرکت کی

گئی ہے' اس پر بڑا افسوس ہے۔ اس وقت بابائے قوم کو بھی اپنی قوم کی اس حرکت پر رونا آ رہا ہو گا اور ان کی روح کو کافی تکلیف پہنچ رہی ہو گی۔ میرے خیال میں ہمارے press کے نمائندے ہیں' انہوں نے یہ خبر شائع کی ہے اور Opposition نے اس خبر کو ماننے سے انکار کیا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ press کو بھی walkout کرنا چاہیے کیونکہ یہ ان کے لیے بھی بہت بڑا مسئلہ ہے' ایک طرح سے ان کی بھی respect نہیں کی گئی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان کو بھی walkout کرنا چاہیے۔ Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی طاہرہ لطیف صاحبہ۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، شکریہ پریذائیڈنگ آفیسر صاحب۔ میں ایک point of order کرنا چاہتی تھی لیکن میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں ابھی ابھی دیکھ کر آئی ہوں کہ قائد اعظم کی تصویر اس وقت لگی ہوئی ہے' اگر پہلے وہ اتری تھی تو یہ ایک بہت بڑا جرم ہے اور ہم اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ جناب پریذائیڈنگ آفیسر صاحب! اس کے بعد دوسری بات ہے کہ جس کے لیے میں کھڑی ہوئی ہوں' وہ اور بات ہے۔۔۔ اگر آپ سن رہے ہیں تو میں بات کروں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی' جی میں سن رہا ہوں۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، آج کل roads پر بھکاریوں کا اس طرح rush ہے کہ خاص طور پر Airport سے جو double road آتی ہے۔ اس پر ہم دو' تین دفعہ گزرتے ہیں' جہاں کہیں crossing پر گاڑی کھڑی ہوتی ہے تو دو چار لڑکے اور جوان' جوان لڑکیاں آگے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ آج صبح چار جوان لڑکے کھڑے ہو گئے تو میں ایسے کہتی ہوں کہ تم جاؤ لیکن اس کا کوئی مکمل سدباب کرنا چاہیے۔ آپ یہ لکھ لیں اور Interior Ministry کو کہیں کہ اس کا کوئی ضرور تدارک کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، طارق عظیم صاحب سن لیں۔ آپ نے سنا ہے'

سینیٹر گلشن سعید، ہاں جی' طارق عظیم صاحب بھکاریوں کے بارے میں میں کہنا چاہتی ہوں کہ بھکاریوں میں جوان جوان لڑکیاں اور بچے لڑکے جن کے پڑھنے کی عمر ہے۔وہ آ کر

بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں اگر کوئی foreigner ہو تو وہ چمٹ ہی جاتے ہیں اور وہ نکال کر پیسے دے بھی دیتے ہیں۔تو اس کا کوئی سدباب کیا جائے۔

Senator Tariq Azeem Khan: Sir, this subject is not directly related with me but I agree with the honourable Senator that they are bringing bad names.

specially late at night very young kid, you have seen اور جیسے یہ کہہ رہی ہیں

وہ begging and some of them infact, do not need begging جس طریقے سے

already have issued a اور پرائم منسٹر صاحب نے I understand Sir ہیں organized directive.

Mr. Presiding Officer: Now, we move to the next item No. 3. Mrs Razina Alam Khan Sahiba.

Senator Razina Alam Khan: Sir, I present the 3rd report of the Senate Standing Committee on Education and Science and Technology for the period of April to July 31, 2006, under Rule 170 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988. It may be placed on the record.

Mr. Presiding Officer: The report stands presented.

Senator Razina Alam Khan: Mr. Chaiman, in presenting the report of my committee, I would like to make a statement that all the members of this committee have worked together as a team, rising above party politics, in their learned recommendations on education issues.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Next item No.4 گیلی صاحب یہ آپ کے نام پر ہے لیکن Minister of Religious affairs یہاں پر نہیں ہیں۔ آج Cabinet کی کوئی

meeting ہے۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی ، جناب ! آج اس موشن پر discussion بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ حاجیوں کے لیے application کی جو تاریخ دی گئی تھی۔ اس کے لیے آج آخری تاریخ ہے اور اگر آج بھی discuss نہیں ہوگا تو اس کا مطلب ہے کہ ہزاروں حاجیوں کے ساتھ زیادتی ہوگی یہ دانستہ طور پر نہیں ہے جب کہ دو دو منسٹرز ہیں وہ کیوں موجود نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، کمیلی صاحب مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن منسٹر صاحب نہیں ہیں اگر کوئی اور منسٹر take up کرنا چاہتا ہے---

سینیٹر محمد عباس کمیلی ، جناب ! یہ اتنا serious matter ہے کہ اس کو حکومت کے نوٹس میں آنا چاہیے آج آخری تاریخ ہے۔ اگر آج بھی discuss نہیں ہوا اور یہ معاملہ finalize نہیں ہوا تو ہزاروں حاجیوں کے ساتھ کیا ہوگا جو انتظار میں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، نیلوفر صاحبہ '

سینیٹر نیلوفر بختیار (وفاقی وزیر برائے سیاحت) : وہ دوسرے ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہاں ایک important legislation آرہی ہے جس میں ان کا ہونا ضروری تھا لیکن اگر آپ سمجھتے ہیں تو میں ان کو بلوا سکتی ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، سارے ہاؤس کی رائے ہے کہ ان کو بلوا لیا جائے۔

سینیٹر نیلوفر بختیار : جی ان کو بلوا لیتے ہیں I will just call them-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی پری گل آغا صاحبہ '

سینیٹر آغا پری گل ، جناب چیئرمین صاحب شکریہ ' جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں ایک بہت ضروری بات آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس وقت PIA کے کرایوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے اور کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ آج دیکھیں کہ پہلے کوئٹہ ٹکٹ کا آنے جانے کا کرایہ 5/6 ہزار روپے تھا تقریباً اب وہ return ticket جو ہے کوئٹہ کراچی یہ تین تین' چار چار ہزار روپے بڑھا دیے ہیں اور انہوں نے اتنا زیادہ ٹیکس بھی لگا دیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ میں نے یہاں پر پچھلی دفعہ حج کے کوٹہ کے بارے میں یہاں کے سینیٹرز کے لیے کہا تھا کہ میرا

خیال ہے کہ کل فارم جمع کرانے کا آخری دن ہے ۔ تو میرا خیال ہے کہ اس کے اوپر کچھ ہوا ہی نہیں ،یعنی میں نے point of order پیش کیا تھا پھر میں نے خود کوٹہ کے لیے سارا letter بنا کر چیئرمین صاحب کو دیا تھا مگر انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا اور جناب نہ کوٹہ ملا بلکہ الٹا اتنا کرایہ بڑھا دیا۔ اب دیکھیں کہ اللہ کے گھر کے لیے پتا نہیں یہاں سے کتنے غریب لوگ پورے 15/20 سال ٹکٹ کے لیے پیسے جمع کرتے ہیں اور ٹکٹ اتنا زیادہ بڑھا دیا تو میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ یہ دونوں points بہت اہم ہیں آپ ذرا اس پر غور کریں اور اس پر کوئی action لیں۔ کیونکہ کل جو آخری تاریخ ہے نہ تو کوٹہ ملا ' الٹا کرایہ ہی بڑھ گیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ تو چیئرمین صاحب ہی بتا سکیں گے کہ کوٹہ پہ کیا ہوا ہے باقی طارق عظیم صاحب وہ کرایے کے اوپر کہہ رہی ہیں کہ PIA نے پھر کرایہ بڑھا دیا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، ایک ٹکٹ پر five thousand کا آج کرایہ بڑھا ہے۔

اور پورے پاکستان میں local بھی---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، منسٹر صاحب کو بلایا ہے' وہ آتے ہیں تو زیادہ بہتر commit کر سکیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، وہ تو حج کے بارے میں بتائیں گے' یہ جو ٹکٹوں کی قیمت پانچ ہزار بڑھائی ہے' اس بارے میں بتائیں۔

Senator Tariq Azeem Khan: I think concerned Minister will be here and he will be able to answer it more precisely than me. I am going to the National Assembly and I will ask the Minister to be here in time. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، چلیں آپ lay کر دیں' you can move. جی move کر دیں۔

Senator Razina Alam Khan: On behalf of Senator Zafar Iqbal Chaudhry, Chairman, Standing Committee on Culture, Sports, Tourism and

Youth Affiars, I present the report of the Standing Committee on Culture, Sports, Tourism and Youth Affiars for the period from April, 2004 to February, 2006 under Rule 170 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988. It may be placed on record. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Report stands presented.

آج 194 کا جو عباس کمیلی صاحب کا Motion ہے اس پر کون بولنا چاہتا ہے؟ اگر آپ نام بھجوا دیں اور اس پر آپ کوئی statement دینا چاہیں گے؟

جناب محمد اعجاز الحق (وفاقی وزیر برائے مذہبی امور): Motion پر بات کرنا چاہ رہے ہیں یا question پر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب! ان کا 194 کا ایک motion ہے۔

"The House may, discuss overall performance of the Ministry of Religious Affairs".

Mr. Muhammad Ejaz-ul-Haq: Most welcome to discuss it at any time, I have no reservations. Whe. ver you have the time, I am prepared for that.

Mr. Presiding Officer: Who wants to start the debate?

کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔

جناب محمد اعجاز الحق: اپوزیشن والوں کو آنے دیں، اصل میں تو انہوں نے move کیا ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، کمیلی صاحب نے move کیا ہے۔

جناب محمد اعجاز الحق: کمیلی صاحب بیٹھے ہیں؟ اگر کمیلی صاحب بیٹھے نہیں ہیں تو وہ he should be present over here, if he has moved. So, I ہونگے نہیں satisfy will be...

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، اور لوگ بھی بولنا چاہتے تھے' اتنی دیر میں آجاتے ہیں۔

جناب محمد اعجاز الحق، مجھے بتائیں کہ کیا اعتراضات ہیں؟ جس کے بھی ہیں'

I am willing to reply. If they want from me to give entire Haj policy, I am willing to give the entire Haj policy or if they have any particular question and they want to ask, I can answer those questions.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، ایک تو ابھی محترمہ پری گل آغا صاحبہ نے کہا ہے کہ کرایہ پانچ ہزار روپے بڑھا دیا ہے۔ دوسری چیئرمین صاحب سے کوٹے کی بات کی تھی' there is no quota given to any member of parliament کی تھی resolution pass کمیلی صاحب بھی آ گئے ہیں' آپ اس کے بعد جواب دینا چاہیں گے یا پہلے دینا چاہتے or any... ہیں؟

Mr. Muhammad Ejaz-ul-Haq: If Kumaily Sahib has any particular question, he wants me to explain the entire Haj policy, I can explain the entire Haj policy. If he has any reservation or about any part of the Haj policy like the increase in fuel prices or Haj fares or the quota, I can explain that also.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی کمیلی صاحب ! you want to start the debate? تو آپ کریں' you have the floor.

DISCUSSION UNDER RULE 194 RE: THE OVERALL PERFORMANCE OF MINISTER OF RELIGIOUS AFFAIRS.

سینیٹر محمد عباس کمیلی ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں عرض کرونگا کہ حج ایک نہایت اہم عبادت ہے اور ہر وہ شخص جو حج کرنا چاہتا ہو' اس کو یہ سہولت حاصل ہونی چاہیے کہ وہ جا سکے۔ ماضی میں حج کے سلسلے میں لوگوں کو شکایات نہیں تھیں لیکن گزشتہ دو تین برسوں سے private Tours Operators scheme نافذ کی گئی ہے' جس میں

نہیں معلوم کیا criteria ہے جس کے تحت pick and choose کی پالیسی ہے ۔ حالانکہ بہت سارے genuine حج کارروان جاتے تھے، جو commercial نہیں ہیں ۔ لیکن اس دفعہ policy کے تحت جو commercial travel agents ان کو زیادہ تعداد میں registration ملی ہے ۔ جبکہ جو criterion تھا جو conditions تھیں، وہ بہت ساروں نے meet کی ہیں ۔ ایک تو یہ ہے اور اس میں بہت سوں کو نظرانداز کیا گیا، بغیر کوئی سبب بتائے، وجہ بتائے ۔ گزشتہ سال، بڑی شکایت تھی، ہماری اپوزیشن کے بھائیوں نے بھی اعتراضات کیے تھے اور خود منسٹر صاحب نے بھی اور سیکرٹری Religious Affairs نے بھی admit کیا تھا کہ کچھ private tour operators نے corruption کی ہے، ان کے خلاف complaints آئی ہیں، ان کو ہم black list کر رہے ہیں ۔ لیکن ابھی تک معلوم نہیں کہ اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے ۔ Criterion is not known اور بہت سارے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ۔ جس کے سبب سے بہت سارے حاجی حج کرنے سے محروم رہے ہیں ۔ اس سال بھی یہی ہوا ہے اور applications invite کی گئی ہیں ۔ لیکن اب تک ایک سو چالیس tour operators کو register ہونا تھا، نئے private tour operators کو، ان کو اب تک رجسٹریشن نہیں دی گئی ہے ۔ آج آخری تاریخ تھی ۔ آج کے دن حاجیوں کو درخواستیں جمع کرانی تھیں اور آج وہ آخری تاریخ بھی گزر رہی ہے ۔ سولہ تاریخ کو ہم وزیر اعظم سے ملے تھے اور انہوں نے بھی وعدہ کیا تھا کہ اس مسئلے کو حل کر دیا جائے گا ۔ لیکن اب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوا ہے ۔ ملک بھر کے حاجی پریشان ہیں ۔ یقیناً Government کی ایک corruption باقی ہے ۔ لیکن ایک شخص جو کسی کارروان میں جانا چاہتا ہے، کیونکہ حج کرنا آسان نہیں ہے اور بہت سارے ایسے کاروان ہیں جو علماء کی قیادت میں جاتے ہیں ۔ ان پر اعتماد ہے، وہ صحیح طرح سے ارکان بجا لانے کی وہاں پر تعلیم دیتے ہیں اور ان کی قیادت میں کارروان کے حاجی حج بجا لاتے ہیں ۔ وہ عام طریقے سے گورنمنٹ سکیم میں نہیں جا سکتے ۔ ابھی تک tour operators ہی رجسٹر نہیں ہوئے، ان کاروانوں کو رجسٹریشن نہیں ملی ہے تو ان حاجیوں کا کیا ہو گا ۔ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہت پہلے یہ رجسٹریشن مکمل ہو جانی چاہیے تھی ۔ جن tour operators کو رجسٹریشن ملنی تھی، وہ مل جانی چاہیے تھی ۔ اب تک یہ نہیں مل سکی ہے اور اس کا کوئی حل ایسا

نکالا جائے کہ کسی حاجی کو حج کرنے سے محروم نہ رکھا جائے اور اس میں commercialization کا عنصر ختم ہونا چاہیے ۔ جو genuine حج کا کاروان ہو' اسے رجسٹریشن ملنی چاہیے اور اول تو یہ سسٹم ہی سمجھ میں نہ آنے والا ہے ۔ ہر شخص کو آزادی ہونی چاہیے اور کسی کو اس سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے ۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: بی بی یاسمین شاہ! آپ بولنا چاہتی ہیں؟

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں اور ہم پر حج فرض کیا گیا ہے' اس لیے ہر مسلمان چاہتا ہے کہ اسے یہ سعادت نصیب ہو اور اس کی حاضری وہاں پر ہونی چاہیے ۔ ہم میں سے بہت کم مسلمانوں کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے ۔

بہت سی ضروری باتیں کمیلی صاحب نے آپ کو بتا دیں' میں صرف دو منٹ آپ سے لینا چاہوں گی۔ ایک دو ضروری باتیں ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ وہاں پر جو ہمارا پاکستان ہاؤس بنا ہوا ہے' وہاں پر صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے' بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ بہت زیادہ خراب ہے اور دوسرا یہ کہ وہاں پر رہنے کا بہت مسئلہ ہوتا ہے ۔ کیونکہ وہاں پر یہاں سے ہمارے پاکستان کے لوگ ، مسلمان بہت جاتے ہیں اور وہاں پر رہائش کا بہت زیادہ problem ہو جاتا ہے۔ حج کے دوران گروپ کی شکل میں ٹریول ایجنٹ لوگوں کو حج کروانے کے لیے لے جاتے ہیں' ان کو وہاں بہت زیادہ problems ہوتی ہیں۔ وہاں پر لوگ الگ الگ ہو جاتے ہیں کیونکہ یہاں سے اکیلی اکیلی ladies جاتی ہیں تو پورے گروپ میں جب جاتی ہیں تو وہاں پر ان کے ساتھ بہت زیادہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ اس سلسلے میں کوئی اقدام کیا جائے اور میں نے جو پاکستان ہاؤس کا ذکر کیا ہے' وہ بہت ہی بڑا مسئلہ ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہاں سے کافی سارے بھائی گئے ہوں گے ' ان کو بالکل پتا ہو گا اس چیز کا کہ اس میں کتنی صداقت ہے۔ وہ بہت بڑا مسئلہ ہے وہاں پر رہائش کا اور خاص کر صفائی کا' اس پر مہربانی کر کے کوئی اقدام کیا جائے ۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی پری گل آغا۔

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! ایک تو میں کرائے کے بارے میں کہوں گی

کہ کرائے اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ دوسرا حج کوٹہ کی بات ہے۔ پہلے ہمیں کوٹہ ملتا تھا مگر اب تین چار سال سے شاید سینیٹر اور ایم این اے کو کوٹہ نہیں ملتا۔ ہمارا بھی حلقہ ہے، ہمارے بھی لوگ ہیں، ظاہر ہے ان کی بھی ہم سے توقعات ہوتی ہیں اور حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے وہ ہمیں کہتے ہیں۔خوش نصیب لوگ وہاں پہنچتے ہیں مگر کچھ لوگ بیچارے اتنے پریشان ہوتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! میں point out کرنے آیا ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، یہ باہر سے صرف شیطانی کرنے کے لیے اندر آیا ہے۔ آپ چلیں ہم بول رہے ہیں ۔جناب چیئرمین! میرے دو point ہیں ۔ ایک کوٹہ اور دوسرا ٹکٹوں والا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، محترمہ! وزیر صاحب نے دونوں note کر لیے ہیں۔ میں نے پہلے ہی ان کو بتا دیا تھا۔

سینیٹر آغا پری گل، جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وہ سب کو سن لیں پھر بعد میں جواب دیں گے۔ انہوں نے note کرلیا ہے۔ سب کا اکٹھا جواب دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، تین سال ہوگئے ہیں ۔ وزیر صاحب کی شاید اپنی مجبوریاں ہوں گی۔ کوٹہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے پاکستانی وہاں حج کرنے جاتے ہیں ۔ ہماری کچھ خواتین گروپ کی شکل میں جاتی ہیں ۔وہاں بہت بوڑھے لوگ بھی جاتے ہیں۔ میں نے خود اعجاز الحق کو عمرہ پر دیکھا کہ وہ بہت محنت کرتے ہیں ۔ پورے رمضان کے مہینے میں وہ وہاں پر ہوتے ہیں لوگوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ جتنے بھی بوڑھے یہاں سے جاتے ہیں لوگ ان کو وہاں جا کر چھوڑ دیتے ہیں مگر اعجاز بھائی بہت خدمت کرتے ہیں۔ میں appreciate کرتی ہوں کیونکہ میں جب خود رمضان میں جاتی ہوں تو عید تک وہاں رہتی ہوں۔میں ان کو دیکھتی رہتی ہوں، ساری رات یہ باہر بیٹھے ہوتے ہیں اور لوگوں کے جو مسائل ہوتے ہیں ان کا حل تلاش کرتے رہتے ہیں مگر یہ ہے کہ تھوڑی سی اور توجہ دیں ۔ جس طرح یاسمین بی بی نے کہا کہ پاکستان ہاؤس گندا ہے واقعی یہ تھوڑا سا میلا کچیلا ہے اس کو اگر صاف اور maintain کر جائے تو بہت

ہی اچھی بات ہو گی اور مہربانی ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سیکرٹری صاحب کورم point out ہوا ہے تو Ring the bells

(اس موقع پر ایوان میں گھنٹیاں بجائی گئیں)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب والا! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ گنتی کیے بغیر گھنٹیاں بجائی جائیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔۔ آپ پہلے کورم دیکھیں اگر پورا نہیں ہے تو پھر آپ گھنٹیاں بجائیں۔ یہ گنتی کے بعد ہوتی ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Agha Sahib, this is the requirement of the Law, Rules

پڑھ لیں یہ Rules کے تحت کیا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ پہلے دیکھیں کہ کورم پورا ہے یا نہیں۔ اگر پورا نہیں ہے تو پھر آپ bells بجائیں۔ گنتی کے بعد یہ ہوتا ہے۔ یہ میرے خیال میں undue ہوا ہے یہ procedure کے خلاف ہے۔ یہ bells نہیں بجنی چاہیئں تھیں۔ bellsاس وقت بجتی ہیں جب کورم point out ہو اور اس کے بعد پتا چلے کہ کورم نہیں ہے تو پھر bells دی جاتی ہیں تاکہ کورم پورا ہو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: I think کورم پورا ہے۔ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! میرا سوال بھی کرائے سے متعلق ہی ہے کہ حاجیوں کا کرایہ اس وقت بھی پانچ ہزار تک بڑھایا گیا ہے جو کہ بہت زیادہ ہے۔ ہر مسلمان کی کوشش ہوتی ہے کہ اس جگہ کا اس کو دیدار نصیب ہو۔ جناب! ضروری نہیں ہے کہ ہم پی آئی اے ہی کے ذریعے سفر کریں، دوسری بہت سی airlines ہیں۔ میری وزیر صاحب سے درخواست ہے کہ آپ open tender کریں تاکہ دوسری کمپنیاں بھی آئیں اور participate کریں۔ جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ انڈیا نے جہاں پر مسلمان رہتے ہیں، ان کو سبسڈی دی ہوئی ہے۔ وہاں پر کرایہ صرف چودہ ہزار ہے جبکہ ہمارے ہاں چالیس یا پینتالیس ہزار کے قریب ہے۔ جناب

والا! یہ بہت بڑا تضاد ہے کہ ایک Muslim country اتنا زیادہ کرایہ لے رہی ہے اور جہاں non muslim اس میں رہتے ہیں اس میں کرایہ پر subsidy دی جاتی ہے ۔ کیا اعجاز الحق صاحب کے زیرِ غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ اس میں subsidy دی جائے ----

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔ قطع کلامی معاف۔ گزارش یہ ہے کہ اس پر آپ کی طرف سے ruling آنی چاہیے کہ یہ bells غلط بجائی گئی ہیں۔ اس پر آپ ruling دیں کہ یہ بات قطعی طور پر غلط ہوئی ہے اور یہ طریقہ کار نہیں ہے، procedure نہیں ہے آپ Rules پڑھ لیں۔ bells ہوتی ہی اس لیے ہیں کہ اگر کورم پورا نہ ہو تو کورم پورا کیا جائے۔ اگر تین مرتبہ bells بجانے کے بعد کورم پورا نہیں ہوتا تو پھر House adjourn کرنا پڑتا ہے۔ یہ طریقہ کار ہے۔ یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ کوئی point out کرے اور bells بجنی شروع ہوجائیں۔ یہ قطعی طور پر غلط ہوا ہے۔ اس کو آپ clear کریں۔ اس میں آپ واضح کر دیں کہ یہ غلطی ہوئی ہے اور یہ error ہے۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ جان بوجھ کر خبر لگوانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے حالانکہ یہ جو issue آج House کے اندر discuss ہوا ہے یہ بڑا سنجیدہ issue تھا۔ اس کے اوپر ہمارے جو الفاظ ہیں ان کے اوپر ہم قائم ہیں اور ہم ہرصورت قائم رہیں گے۔ پاکستان، قائد اعظم اور دو قومی نظریے کے معاملے میں ہم قطعی طور پر کسی بھی وجہ سے compromise کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ وہ چاہیں تو دس دن کے لیے بائیکاٹ رکھیں، ۲۰ دن کے لیے رکھیں ۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جو Chair کی طرف سے کہا گیا کہ اس issue کے اوپر Opposition کو منا کر لایا جائے، ہمیں اس کے اوپر بھی اعتراض ہے۔ قطعی طور پر ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کوئی ایسا issue نہیں ہے کہ اس کے اوپر ہم ان کو منانے کے لیے جائیں تاکہ وہ دوبارہ قائد اعظم کی تصویر اتاریں، دو قومی نظریے کی مخالفت کریں۔ میں آج پھر کہتا ہوں ان میں وہ لوگ اور جماعتیں موجود ہیں جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی، نظریہ پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ آج وہ پھر سازش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس چیز پر قطعی طور سے منحرف نہیں کیا جا سکتا ہے، دو قومی نظریے سے۔ پاکستان کی عظمت، سلامتی اور استحکام ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے۔

جناب چیئرمین! اس پر کوئی compromise نہیں ہوگا۔ آپ اس کے اوپر بڑی واضح قسم کی ruling دیں کہ یہ غلطی ہوئی ہے، یہ bells غلط بجائی گئی ہیں۔ کورم point out ہونے پر قطعی طور پر bells نہیں بجائی جاتیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: طارق عظیم صاحب۔

Senator Tariq Azeem Khan: Mr. Chairman, I would like to point out

انہوں نے جو تہمت لگائی ہے ہماری صحافی برادری پر اور یہ کہا گیا ہے کہ یہ غلط خبر لگائی گئی ہے۔ I personally know the gentleman بڑا اچھا اور بہت ہی دیانتدار صحافی ہے۔ اس سے کہنا کہ اس نے جھوٹی خبر لگائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو صحافیوں سے معافی مانگنی چاہیے۔ This was totally not needed. یہ پریس کی آزدی کی بات کرتے ہیں۔ ان کی duplicity کی اس سے زیادہ مثال اور کیا ہوسکتی ہے؟ دوسری طرف آپ دیکھیں کہ خبر کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ وہ غلط لگی ہوئی ہے حالانکہ اس نے quote کیا ہے کہ MMA کے ایک senior leader نے کہا کہ مجھے نہیں پتا کہ انہوں نے اس کی تصویر اتاری۔ ایک طرف یہ بات کرتے ہیں پریس کی آزادی کی اور دوسری طرف ان کے اوپر اس قسم کی الزام تراشی کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جو مسئلہ آغا صاحب اور سارے ساتھیوں نے اٹھایا ہے، یہ بڑا حساس، بنیادی اور کلیدی issue ہے یعنی پاکستان معرض وجود میں آیا اور پاکستان کو معرض وجود میں لانے والے جو بابائے قوم ہیں، قائد اعظم ہیں محمد علی جناح تو ان کی ذات پر اگر حملہ ہو تو پھر یہ پاکستان کی بنیاد اور اساس پر حملہ ہے۔ قائد اعظم نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں کے لیے undisputed leader ہیں بلکہ عالم اسلام کے leader تھے۔ وہ ایسے سیاسی leader تھے کہ جن کو ان کے مخالفوں نے بھی قائد اعظم کے ہی لقب سے پکارا اور آج تک ہندو، انگریز اور دوسرے سارے عمائدین اور سارے پڑھے لکھے لوگوں نے قائد اعظم کے کردار کو مشعل راہ بتایا اور ان کے کردار پر آج تک کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ سیاسی، معاشرتی، اخلاقی اور نہ ہی انسانی

الزام کسی دشمن نے بھی لگایا۔ ان کا یہ کہنا کہ ان کے قد کے برابر کوئی بندہ آج یا کل پیدا ہو سکتا ہے یہ بعید از قیاس ہے، یہ سراسر غلطی ہے، یہ سراسر بکواس ہے۔ کوئی نہیں ہوسکتا۔ تاقیامت پاکستان قائم و دائم رہے گا اور قائد اعظم ہی پاکستان کے leader اور متفقہ اور undisputed leader رہیں گے۔

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ جن کی وجہ سے آج عالم اسلام بلکہ ساری دنیا میں پہلی اسلامی مملکت معرض وجود میں آئی وہ سب سے بڑی اسلامی مملکت تھی اور آج بھی وہ قائم و دائم ہے۔ ہم اسے مکمل نہیں کر سکے۔ قائد اعظم اس وقت بھی ایک موذی مرض تپ دق میں مبتلا تھے اور انہیں 1937 سے اس بات کا علم تھا لیکن وہ اتنے جوانمرد، جری، بےلوث اور مخلص تھے کہ انہوں نے اس بیماری کا بھی کسی سے تذکرہ نہیں ہونے دیا اور بڑی جوانمردی کے ساتھ وہ اپنی قوم کی آزادی کے لیے لڑتے رہے اور یہ علمائے کرام یقیناً اس وقت مخالف تھے اور خاص طور پر جمیعت العلمائے ہند جس کے لیڈر مفتی محمود صاحب تھے وہ یقیناً مولانا فضل الرحمٰن کے والد محترم تھے اور ابھی مفتی محمود صاحب کے بیٹے نے پچھلے دنوں میں کہا ہے اور یہ اخباروں کی سرخی بنی ہے کہ میرے والد اور ہم تو پاکستان بنانے کے جرم میں شریک کار نہیں تھے تو یہ کتنی shameful بات ہے اور اس کے بعد پھر بھی قائد حزب اختلاف قومی اسمبلی، جو کہ پاکستان کی وجہ سے تشکیل ہوئی اور پاکستان قائد اعظم کی وجہ سے تشکیل پایا اور ہم قائداعظم کے مرہون منت ہیں اور ان کے احسان مند ہیں۔ یہ لوگ ناشکری اور احسان ناشناسی کرتے ہیں جس کا انہیں پتا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ اگر آج پاکستان کے ایوان بالا کے رکن ہیں تو قائداعظم ہی کے مرہون منت ہیں۔ قائداعظم نہ ہوتے تو ہم اور یہ لوگ پتا نہیں کیا کرتے، مزدوری کرتے یا ہمارا کیا مقام ہوتا۔ پاکستان بننے سے پہلے آپ مسلمانوں کی حالت دیکھیے کوئی چپراسی ہو تو ہو کوئی کلرک بھی نہیں ہوا کرتا نہ کوئی کسی جائداد کا مالک تھا، نہ کوئی باعزت تھا، نہ اس کا کوئی status تھا۔

جناب والا! یہ ساری سازش ہے اور سازش کے تحت پاکستان مسلم لیگ کی یا قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تضحیک کی جا رہی ہے۔ مجھے تو یہ بھی احساس ہے کہ جب آپ پاکستان کے آئین کا حلف لیتے ہیں تو آپ پاکستان اور پاکستان کے دستور اور قائداعظم کی عزت اور ان

کے ناموس کی حفاظت کریں گے۔ یہ violation ہے ہماری اساس کی، ہمارے دستور کی اور ہمارے حلف کی۔ میں کہتا ہوں کہ جو علمائے کرام اس وقت مخالف تھے جو آج کہتے ہیں کہ ہم نظریاتی طور پر ساتھ ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ کتنی بری بات ہے کہ اگر وہ اس وقت مخالف تھے تو انہیں آج ہم سے بڑھ کر پاکستان کی تعمیر میں حصہ لینا چاہیے اور اپنے پچھلے گناہ کا کفارہ ادا کرنا چاہیے تاکہ اس وقت اگر پاکستان کی تخلیق میں ساتھ نہیں تھے تو کم از کم اس کی تعمیر میں اور اس کی بقاء میں تو حصہ لیں۔ وہ مسلمان ہیں اور پاکستان کے بنے ہوئے سارے مراعات اور سارے status کو enjoy کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی درجے کی احسان فراموشی ہے؛ میں اس لیے کسی کو نہیں کہتا میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی کوئی کرے۔ بہرحال یہ ایک نظریہ ہے کہ جس کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی کرے، یہ بدنیتی اور بے ایمانی ہے اور سازش ہے جمعیت العلمائے ہند جو بعد میں جمعیت العلمائے پاکستان بنی، اس نے اس وقت پاکستان کی مخالفت کی اور آج تک میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہ ایمان ہے کہ اگر خدانخواستہ 13 اگست کی شام کو قائد اعظم وفات پا جاتے تو چودہ اگست کو پاکستان نے نہیں بننا تھا۔ وہ پاکستان کے واحد لیڈر تھے جن کی محنت اور کاوش سے یہ پاکستان بنا۔ جو خاندان اس وقت 13 اگست کو پاکستان کے مخالف تھا میں سمجھتا ہوں کہ اس خاندان کا جو بندہ زندہ ہے وہ بھی ابھی تک مخالف ہے اور اس کی اولاد بھی مخالف ہے۔

میں آپ کی وساطت سے ان سے استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گناہ کا احساس کرتے ہوئے ہمارے ساتھ پاکستانی بنیں اور پاکستان کی خدمت کریں۔ پاکستان ہماری شناخت ہے اور ہماری عزت ہے۔ اصل میں پاکستان ان مسلمانوں نے بنایا ہے جو آج ہندوستان میں بستے ہیں جن کو پتا تھا کہ ہم نے پاکستان نہیں جانا لیکن پھر بھی انہوں نے پاکستان بنایا اور ہمارے لیے بنایا اور قائد اعظم رحمت اللہ علیہ نے یہ کہا کہ پاکستان انہوں نے بنایا ہے اور جو ہمارا حق بنتا ہے۔ یہ وہ پاکستان نہیں لیکن میں اپنی بیماری کی وجہ سے مجبور ہوں، میں پاکستان لے رہا ہوں یہ ہمارا حق نہیں ہے۔ میں آپ کو ایک مورچہ دے رہا ہوں اس میں بیٹھ کر آپ نے پاکستان کی تکمیل کرنی ہے اور تکمیل میں انہوں نے ساتھ ہی کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا۔ پاکستان کی تکمیل کے لیے انہوں نے کشمیر کا حصول بھی لازمی قرار دیا۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Chattha Sahib. The House shares your feelings.

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ، جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس لحاظ سے وہ اتنے بڑے لیڈر اور پھر انہی کی اولاد اور پھر اسی ملت کے فرد ہوتے ہوئے اگر ان کی بھی یہ تضحیک کریں تو پھر ہمیں ان سے اور کیا توقع ہوسکتی ہے۔ جناب والا! یہ صرف مفاد پرستی اپنا ذاتی لالچ اور کوتاہی ہے۔ اس وقت علمائے کرام یہ کہتے تھے کہ ہم نماز بھی پڑھتے ہیں، روزہ بھی رکھتے ہیں، آزادی تو ہے۔ علمائے کرام کی عقل و بصیرت صرف یہ تھی کہ نماز روزے کی اجازت کو وہ مذہبی آزادی سمجھتے تھے۔ یہ صرف قائداعظم کی بصیرت تھی جنہوں نے کہا کہ نماز روزے کی اجازت، آزادی نہیں اسلام دوسرے مذاہب سے صرف اس لیے ممتاز ہے کہ اس کے پاس شریعت ہے اور وہ code of life ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، چٹھہ صاحب! وسیم سجاد صاحب Leader of the House کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ in his respect I think, you should sit down. I think we share the feelings

میرے خیال میں جب Opposition والے آ جائیں تو he will say something اور ان کو کچھ سنائیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چٹھہ صاحب تحریک پاکستان کے بہت بڑے رہنما ہیں۔ جتنا درد ان کو پاکستان کا ہو سکتا ہے اور کس کو ہو سکتا ہے۔ ان کی بات سننی چاہیے۔

Mr. Presiding Officer: Agha Sahib, I know, I have all the respect for him.

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری، چیئرمین صاحب بھی اس سازش میں شریک ہو رہے ہیں۔ آپ اس سازش میں، جو Oppositon نے کی ہے شریک نہ ہوں۔ آپ چٹھہ صاحب! کو سنیں وہ بڑی اچھی باتیں کر رہے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Chaudhry Sahib, for your information, I

was the mover and I shared the feelings with him.

اور میں کسی سازش کا شکار نہیں ہوں اور نہ شامل ہو رہا ہوں ۔ جی چٹھہ صاحب۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ ، جناب والا! یہ دو قومی نظریہ ، جو نظریہ اسلام کہلاتا ہے جس میں قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ساری اپنی مخالف قوتوں کے ساتھ وکالت کرتے ہوئے یہ دلیل دی کہ جو دوسری قوم کی عبادت ہے جسے گاؤ ماتا کہتے ہیں وہ ہم ذبح کر کے کھاتے ہیں۔ ہماری کوئی بھی چیز ان سے نہیں ملتی۔ ہم ایک دوسرے کے معاشرتی اور سیاسی طور پر inimical ہیں۔ اس لیے یہ دو قومیں ہیں۔ یہ دو قومیں ایک جگہ نہیں رہ سکتیں۔ ہم انگریز کی غلامی چھوڑ کر ہندوؤں کی غلامی میں نہیں رہنا چاہتے۔ جہاں کہیں مسلمانوں کی اکثریت ہے اس کو پاکستان بنایا جائے۔ لہذا ان کی قوت ، اولو العزمی کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے منتشر مسلمانوں کو متحد کر کے اپنی قوت ثابت کی تو انگریز جس طرح دوسری World War جیت چکا تھا اور اس کی بادشاہی میں سورج نہیں ڈوبتا تھا، وہ قائد اعظم کے مصمم ارادے کے سامنے شکست فاش کھا گیا اور پھر انھوں نے مسلمانوں پر احسان کیا اور قائد اعظم کی وجہ سے یہ پاکستان بنا۔ آج ہم اتنے نا شکرے ہیں، اتنے بے سمجھ ہیں کہ ہم اسی قائد اعظم کو جس کی کوئی اولاد نہیں، جس نے کسی بندے سے ادھار نہیں لیا، نہ کسی سے کچھ کھایا اور سب کچھ پاکستان کو دیا بلکہ مسلم لیگ کو دیا۔ وہ اتنے بے لوث، نڈر اور متوسط طبقے سے اٹھنے والا نوجوان جس نے اپنی محنت سے سب کچھ کر کے دکھایا اور self made کہلوائے۔ وہ آج مسلم امہ کا واحد leader شمار ہوتا ہے جسے ہندوؤں نے بھی قائداعظم کہا اور انگریزوں نے بھی قائد اعظم کہا اور ہر باہر کے مفکر نے یہ کہا کہ قائد اعظم ایک ایسی شخصیت ہے، ایک ایسا کردار ہے جو نہ بک سکتا ہے، نہ جھک سکتا ہے۔ یہ علماء کرام ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ان کا کردار کس طرح کردار سازی میں قائد کے قد کے برابر ہو سکتا ہے۔

آج اس لیے کہ وہ Opposition کے Leader ہیں اور اتفاق سے یہ بن گئے اور قائد کے پاکستان میں بنے ہوئے ہیں۔ یہ پاکستان کا ایوان بالا ہے اور وہ قومی اسمبلی ہے۔ جناب والا! اس کو misuse نہ کریں، اس کی تضحیک نہ کریں اور اس سے غلط فائدہ نہ لیں۔ سیاسی اور اخلاقی

طور پر جو ان کا حق بنتا ہے وہ ضرور لیں، وہ ہمارے بھائی ہیں لیکن پاکستان کو بنانے، تعمیر کرنے اور اس کو قائم رکھنے کے لیے جو اقدامات ہیں وہ کریں، ہم یقیناً ان کے ساتھ ہیں۔ ہمارے لیے محترم ہیں اور کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن وہ حقیقت کو حقیقت کو بنائیں، میں کسی کی تضحیک نہیں کر رہا، کسی کی مخالفت نہیں کر رہا بلکہ تاریخی حقائق کو آشکار کر رہا ہوں۔ اگر اس میں کوئی چیز بھی غلط ہو تو تاریخ شاہد ہے، آپ جو کچھ کہیں گے میں مان لوں گا لیکن میں نے کسی کی تضحیک نہیں کی بلکہ تاریخی حقائق کو آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کے دو حصے ہیں، ایک حقوق العباد ہے اور دوسرا حقوق اللہ ہے۔ حقوق اللہ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ ہے لیکن حقوق العباد code of life ہے کہ آپ کسی یتیم کا حق نہیں کھا سکتے، کسی مخالف کی عزت چھین نہیں سکتے، کسی کی چوری نہیں کر سکتے، کسی کے ساتھ fruad نہیں کر سکتے۔ یہ سارا code of life ہے۔ مذہب اتنا آسان ہے اور اتنا اچھا ہے کہ ہر اس کے نکتے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کر کے دکھایا، عمل ہو سکتا ہے۔ ہم آج صرف بدنیتی، بے ایمانی اور مفاد پرستی میں جکڑے ہوئے ہیں ورنہ یہ وہی پاکستان ہے جو دنیا کا ایک عظیم ترین اور زرخیز ترین خطہ ہے۔ اس میں سب کچھ ہے۔ ہم اتنی اچھی قوم ہیں لیکن صرف ان جیسے قائدین کی وجہ سے ہم پیچھے رہ گئے ہیں اور پسماندگی، بے شرمی یا بے حسی میں پڑے ہوئے ہیں اور خستہ حالت میں ہیں۔ ہم اچھی قوم ہیں اور اگر ہماری قیادت اچھی ہو جائے تو ہماری قوم یقیناً دو چار سالوں میں بڑی سے بڑی اعلیٰ ترین ترقی یافتہ قوموں میں شمار ہو سکتی ہے۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کار ہیں، قائد اعظم کے سپاہی ہیں اور ہمیں ان کے کردار کو مشعل راہ بنا کر عمل کرتے ہوئے اپنے مقاصد و منازل کو حاصل کرنا ہو گا۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Chattha sahib, I share your feelings but I cannot change the ruling.

I think we will proceed accordingly. Leader ،جو ruling پہلے Chair دے چکی ہے of the House کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد. ایک تو جناب چٹھہ صاحب کے جو احساسات اور جذبات ہیں میرے خیال میں وہ سب ہاؤس کے جذبات ہیں۔ میں صرف جناب سے گزارش کرنا چاہ رہا تھا جو کامل علی آغا صاحب نے کورم کے بارے میں point out کیا تھا۔ اس کے بارے میں جو rules ہیں وہ Rule 5 ہے اور اس میں یہ ہے کہ

"If at any time during the continuance of a sitting the attention of the Chairman is drawn to the fact that less than one fourth of the total membership of the Senate is present."

یعنی یہ کہ پہلے آپ نے fact establish کرنا ہے کہ واقعی 25 سے کم ہیں۔ جس وقت satisfy ہوجائیں then you will suspend the business and order bells to be rung اور پھر جب bells ring ہوں گی، اگر پانچ منٹ کے اندر اندر کورم پورا ہوجاتا ہے تو پھر آپ دوبارہ sitting شروع کر دیں گے نہیں تو آپ adjourn کر دیں گے اور adjournment آدھے گھنٹے کی بھی ہوسکتی ہے، چار گھنٹے کی بھی ہوسکتی ہے، کل تک کی بھی ہوسکتی ہے۔ آغا صاحب نے صرف procedure point out کیا تھا۔

سینیٹر کامل علی آغا. اور اس میں بھی ایک لمبی بحث ہے جو اکثر اسمبلی میں بھی چلتی رہی ہے کہ Members sitting in the lobby وہ بھی include ہوتے ہیں کورم میں۔ یہ بھی ایک بڑی لمبی بحث ہے۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے ascertain کرنے کی بجائے پہلے bells بجادیں، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقہ کار کو غلط قرار دیا جانا ضروری ہے۔ آپ مہربانی کرکے اس پر ruling ضرور دیں۔ شکریہ۔

سینیٹر پریذائیڈنگ آفیسر. آغا صاحب! جس طرح آپ نے خود کہا ہے کہ یہ بڑی بحث ہے کہ جو لابی کے اندر ہوں، it is very hard for the Chair to see کہ کون لابی میں بیٹھا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا. یہ دیکھیں، انہوں نے پڑھ کر سنا دیا ہے۔ اس وقت تو ہاؤس میں پورے تھے۔ یہ دیکھیں، "at any time during the continuance of a sitting

جو کہ جناب قائد ایوان نے اس attention of the Chairman is drawn to the fact," بات پر زور دیا ہے تو وہ fact جو ہے اس کو ascertain کرنے کے لیے ایک طریقہ کار ہے' اس کی باقاعدہ گنتی ہے' duty لگتی ہے' اس کے بعد Chairman اس پر ruling دیتا ہے اور پھر اس کے بعد bells بجائی جاتی ہیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا procedure adopt نہیں کیا گیا' اس لیے اس پر ruling آنی چاہیے کہ طریقہ کار غلط تھا' bells پہلے بجا دی گئیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ویسے تو جب point out کیا گیا تھا اس کے فوراً بعد ہی میرے خیال میں وہاں پر بھی کیونکہ speakers لگے ہوئے ہیں تو ارکان آنا شروع ہوگئے تھے لیکن پھر بھی کیونکہ ارکان آ رہے تھے' تو تھوڑی جلدی ہوگئی تھی اس لیے that has been ruled out. ابھی کون speech کر رہا تھا؟ جی کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب! دو' تین points دینے تھے' ایک تو subsidy جیسے انڈیا دے رہا ہے' دوسرا کرایوں میں اضافہ ہوا ہے' پانچ ہزار کا اضافہ ہوا ہے' اس میں کچھ کمی ہونی چاہیئے اور تیسرا مکہ اور مدینہ میں جو پاکستان ہاؤس ہیں ان پر توجہ دی جائے۔ ویسے اعجاز الحق صاحب نے کافی توجہ دی ہے۔ اس سال پچھلے سال کے مقابلے میں کافی بہتر تھے۔ مگر ان میں مزید بہتری کی ضرورت ہے۔ خاص کر پانی کا انتظام صحیح نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پیرزادہ صاحب۔ اعجاز صاحب آپ ایک ہی دفعہ جواب دے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حج کے معاملے میں وزارت مذہبی امور کافی دلچسپی لے رہی ہے لیکن کیونکہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے لہذا اور بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ صرف PIA کے ذریعے جانا میرے خیال میں ایک ظلم ہے لہذا جناب وزیر صاحب قبلہ کو چاہیے کہ یہ کوشش کریں کہ جتنی بھی دیگر اچھی airlines ہیں ان کے ذریعے حاجی جا سکیں اور حج کا کوٹہ بڑھانا چاہیے اور جن پارٹیوں کو لائسنس ابھی نہیں ملے ہیں' یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سب بے کار ہوں' ان میں سے اچھے اچھے جو لوگ ہیں ان کو لائسنس دیے جانے چاہییں تاکہ زیادہ سے زیادہ حاجی حج کی سعادت سے مشرف ہوسکیں۔ شکریہ۔

جناب محمد اعجاز الحق، شکریہ جناب چیئرمین! ان اعتراضات کے بارے میں اور جو point raise کیے ہیں، اس سے پہلے میں جو بحث ہوئی ہے، جو اپوزیشن نے walk out کیا ہے اس پر سب نے اپنے جذبات کی عکاسی کی ہے۔ اس پر ہم سب کے جذبات ایک جیسے ہیں۔ یہ بڑا emotional issue پوری قوم کے لیے تھا۔ بروقت اس کو اٹھایا گیا۔ میں صرف چٹھہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ جب وہ علماء کی طرف point out کر رہے تھے تو علماء اور مشائخ کی ہم دل سے عزت کرتے ہیں۔ ہماری حکومت بھی کرتی ہے۔ قوم بھی کرتی ہے۔ ان کو اکٹھا نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کسی political leader نے غلطی کی ہے تو تمام علماء پر مجموعی طور پر الزام نہیں لگانا چاہیئے کیونکہ سارے علماء ان کی پارٹی میں نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے کہ وہ انہی کی پارٹی کو refer کر رہے تھے۔

جناب محمد اعجاز الحق، معزز ممبر کہہ دیں، علماء کہنے سے یہ reflect ہوتا ہے کہ آپ پورے پاکستان کے علماء اور مشائخ کی بات کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت اور قوم ان کی بڑی respect کرتی ہے۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ وہ ایک political party ہے لہٰذا ان کو اس سے باہر رکھا جائے تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک حج کا تعلق ہے پچھلے تین سالوں میں ہم نے بڑی کوشش کی ہے اور الحمدللہ اب I think things have improved a lot کیونکہ 35 لاکھ لوگ وہاں پر حج کے لیے گئے ہیں۔ ڈیڑھ لاکھ پاکستانی تقریباً جاتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ، تھوڑی بہت تکلیف ان کو وہاں پر ہوتی ہے۔ ہم اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب میں نے یہ منصب سنبھالا تھا تو اس وقت پاکستان کا کوٹہ ایک لاکھ بیس ہزار ہوا کرتا تھا۔ پہلی میٹنگ میں اس کو تیس ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ پچاس ہزار پر ہم لے کر آئے ہیں۔ اب الحمد للہ اب ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانی فریضہ حج ادا کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ یہ ہماری پالیسی نہیں ہے، یہ سعودی حکومت کی پالیسی ہے کہ وہ encourge کرنا چاہ رہے ہیں اپنے private sector کو۔ انہوں نے پانچ organisations بنا دی ہیں جو حج کو look after کرتی ہیں کیونکہ وہ بھی چاہتے ہیں کہ یہ

حکومت کا کام نہ ہو کہ حکومت ان چیزوں میں involve ہو اور حکومت اس کو regulate کرے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ماضی میں لوگوں پر بہت زیادہ الزامات لگتے رہے ہیں کہ جی بلڈنگ کے کرایوں میں کمیشن لیا گیا ہے۔ اتنی بلڈنگ لی گئی تھیں۔ یہ حکومتوں کا کام نہیں ہوتا کہ بلڈنگ لیں اور اس میں جا کر لوگوں کو ٹھہرائے یہ کام private sector کا ہونا چاہیے۔ اب سعودی حکومت نے پالیسی بنا دی ہے، تمام ممالک کے لیے، صرف پاکستان کے لیے نہیں ہے کہ ہم نے کوئی نئی چیز ایجاد کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ private sector کو encourage کریں۔ پرائیویٹ سیکٹر کو لے کر آئیں۔ پچھلے سے پچھلے سال انہوں نے تھوڑے لوگوں کا کہا تھا۔ اگلے سال اس کو تھوڑا سا بڑھایا گیا۔ اس سال انہوں نے کہا کہ 50% private tours کے ذریعے آئیں اور 50% حکومت کے ذریعے آئیں۔ پچھتر ہزار لوگ گورنمنٹ کے ذریعے جس کی دو categories ہیں ہم سب کو پتا ہے کہ green اور white categories اور پچھتر ہزار وہ private tour operator کے ذریعے۔ پچھلے سال ساٹھ ہزار لوگ private tour operators کے ذریعے گئے تھے۔ اس سال پچھتر ہزار لوگ جائیں گے۔

جناب چیئرمین! پاکستان ہاؤس کی بات کی گئی۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں، میں نے سب سے بڑا کام جو کیا اور اپنے risk پر کیا۔ پاکستان ہاؤس اگر ماضی میں کسی نے دیکھا ہو تو وہ حرم سے اتنی دور ہوا کرتا تھا کہ حرم پہنچنے کے لیے بڑی تکلیف تھی۔ وہاں سے آپ جاتے تھے، ٹنل کو cross کرتے تھے پاکستان ہاؤس میں پہنچتے تھے۔ پیدل آنا اور جانا بڑا مشکل ہو جاتا تھا۔ پہلا کام ہم نے یہ کیا کہ بہت اچھا، تھری سٹار، فور سٹار ہوٹل accommodation کہہ لیں۔ ہم نے حرم سے پانچ منٹ کے walking distance پر لیا۔ جو ان کا سب سے بڑا ہوٹل ہے۔ اگر آپ اس کے سامنے دیکھیں تو آپ کو پاکستان ہاؤس نظر آئے گا۔ اس کے اوپر اتنا بڑا پاکستان کا جھنڈا لگا ہوا ہے کہ آنے جانے والے سب کو پتا چلتا ہے کہ یہ پاکستان ہاؤس ہے۔ اب یہ کسی نے کہا کہ اس میں کوئی تکلیف ہے۔ پانی کی کوئی تکلیف ہے، تو وہ حج سے ایک دن پہلے، منیٰ جانے کے لیے جب بہت زیادہ رش ہوتا ہے اور bowser نہیں آسکتے تو کبھی کبھی پانی کی تھوڑی بہت قلت ہو جاتی ہے جس طرح پاکستان میں ہو جاتی ہے وہاں پر بھی ہو جاتی ہے۔ ویسے الحمدللہ ہمیں اس پر بڑا فخر ہے کہ پاکستان ہاؤس ہم نے نیا لیا۔ اس کو بڑا اچھا بنایا ہے،

مدینے کے اندر دو پاکستان ہاؤس ہیں۔ اس سال میں نے ساٹھ بستروں کا ہسپتال مکہ کے اندر بنوایا ہے۔ تیس بیڈ کا ہسپتال مدینے کے اندر بنا ہے۔ رمضان میں عمرے پر جانے والے اور حج پر جانے والے لوگوں کو سہولت دی جائے۔ ساڑھے تین لاکھ کے قریب حاجی، حالانکہ ڈیڑھ لاکھ پاکستان سے جاتے ہیں ہم نے پچھلے سال ان کو میڈیکل کی سہولت دی۔ ہم نے ان کو دوائیاں مفت دیں۔ نہ صرف پاکستانی، آپ یقین کریں، مقبوضہ کشمیر کے، ہندوستان کے، مراکش کے جتنے مسلمان ممالک کے لوگ جاتے ہیں وہ prefer کرتے ہیں کہ پاکستانی ڈاکٹروں کے پاس جائیں۔

اس سال آپ نے دیکھا کہ پچھلے سال تیل کی قیمتیں چالیس ڈالر فی بیرل تھیں اور اس وقت وہ بہتر ڈالر فی بیرل ہیں۔ PIA نے propose کیا تھا کہ 34% سے لے کر یعنی اگر کراچی سے North میں آئیں 54% وہ کرایہ بڑھانا چاہتے تھے۔ Prime Minister نے interfere کر کے ان کو کرایے نہیں بڑھانے دیے۔ overall حج کے کرایے ہم نے وہی رکھے صرف پانچ فیصد ہم نے green category میں اور ساتھ اضافہ کیا Total white category میں یعنی اس کو پھر بھی curtail کیا اور ابھی بھی PIA نے no profit no loss کی بنا پر اسی کروڑ کا نقصان کیا ہے حج operation کے دوران جو وہ claim کر رہے تھے اور اس سال بھی ان کو تھوڑا بہت loss ہو گا لیکن Prime Minister Sahib نے intervene کر کے کہا کہ ہم حاجیوں پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے اس لیے صرف پانچ فیصد ہم نے ان کو کرایے بڑھانے دیئے ہیں overall package کے اندر بھی پانچ سے سات فیصد آئے گا۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی اعجاز صاحب continue کریں۔

جناب محمد اعجاز الحق، اس میں Sir جو کہا گیا کہ private tour operators کے ذریعے لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے اس کے لیے طریقہ کار اتنا سخت بنایا ہوا ہے اور اتنا transparent ہے کہ کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ جن private tour operators کے خلاف شکایت آئی تھیں ان کا ازالہ ہم نے وہیں کروا دیا تھا۔ اگر کچھ رہ گئے تھے ہم نے اخبار میں

اشتہار دے کر تمام حاجی جو private tour operators کے ذریعے گئے تھے ان کو کہا کہ آپ شکایات بھیجیں۔ چاروں provincial capitals کے اندر ہم نے ان کی enquiries کروائیں، حاجیوں کو بھی بلوایا، private tour operators کو بھی بلوایا۔ جن کی شکایت تھی، کا ازالہ کیا گیا۔ کچھ tour operators کی سعودی حکومت کی طرف سے بھی شکایت آئی تھی کہ انہوں نے building میں کوئی problem کیا تھا ان کو ہم نے black list کیا۔ سات کو اس سال کیا جبکہ 21 کو پچھلے سال کیا تھا کیونکہ وہ پہلا سال تھا اس لیے ہم زیادہ سختی کرنا چاہتے تھے۔

کمیلی صاحب ہمارے بزرگ ہیں، بھائی ہیں۔ اہل تشیع کے لیے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت خصوصی انتظام کرتی ہے کیونکہ ان کے rituals میں کچھ فرق ہے اور یہ کہا گیا کہ خواتین اکیلی چلی جاتی ہیں groups کے ساتھ، کوئی خاتون سوائے اہل تشیع کے بغیر محرم کے حج پر نہیں جا سکتی۔ یہ عمرے اور حج کے بارے میں تھوڑی سی confusion ہوئی بیچ میں۔ حج پر جتنی خواتین جاتی ہیں اپنے محرم کے ساتھ جاتی ہیں، ان کے ساتھ رہتی ہیں اور خصوصی کارواں تو اب بھی چلتے ہیں پہلے بھی چلتے تھے۔ ہم انہیں accommodate کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ لوگوں نے جانا ہے جبکہ apply کبھی دو لاکھ کرتے ہیں، کبھی سوا دو لاکھ لیکن سارے کے سارے نہیں جا سکتے کیونکہ یہ سعودی حکومت کی پالیسی ہے جو کہ OIC نے بنائی ہوئی ہے کہ as a quota one percent of your population جا سکتی ہے۔

جہاں تک ممبران کا تعلق ہے جب میں وزیر بنا تھا تو میں نے کہا ممبران کو ماضی کی حکومتیں quota دیتی رہی ہیں حج کے لیے لیکن Cabinet میں ہمارے ایک وزیر صاحب نے مخالفت کر کے اس کو ختم کر دیا تھا۔ Last year بھی میں نے کوشش کی اور اس دفعہ، میں وزیر اعظم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ تمام ممبران کو، وزراء کو، Governors کو اور Chief Ministers کو special allocaton دی جائے گی۔ سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان کو بھی دی جائے گی۔ ان کو فارم دیئے جائیں گے۔ جو حاجی ballat میں نہیں آئے ان کو replace کروا سکیں گے، اگر کسی نے apply نہیں کیا تو وہ ان کو بھی وہ فارم دے سکیں گے۔ مجھے exact معلوم نہیں ہے کہ کتنے حاجیوں کا کوٹہ دیا گیا ہے۔ غلط figure نہیں دینا چاہتا پانچ یا دس مجھے صحیح یاد نہیں ہے per member allocation

کی گئی ہے ۔ اگر ان کا کوئی عزیز ہے یا ان کے حلقہ انتخاب میں کوئی ہے وہ apply کرنا بھول گیا ہے اس کو وہ فارم رمضان سے پہلے بھروا کر بھجوا سکیں گے ۔ اس سال کی سمری جو دو دن پہلے منظور ہوکر آئی ہے اس میں ، میں نے وزیر اعظم صاحب سے میٹنگ کرکے خصوصی اجازت لی ہے کیونکہ ارکان پر سب سے زیادہ بوجھ ہوتا ہے کہ وہ اپنے حلقہ انتخاب میں جاتے ہیں اور لوگ expect کرتے ہیں کہ ان کو بھیج سکیں تو میں نے کہا کہ ان سب کو بھی ہم accommodate کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اعجاز صاحب ! sorry to interupt کیا آپ سینیٹ کے ممبران کو بھی یہ extend کر رہے ہیں یا نہیں ؟

جناب محمد اعجاز الحق : جی سب کو کر رہے ہیں۔ سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ارکان ، اس کے علاوہ گورنرز، چیف منسٹرز اور منسٹرز اور منسٹرز آف سٹیٹ ۔ یہ سارے کے سارے اس کے اندر آئیں گے تاکہ یہ اپنے لوگوں کو oblige کر سکیں۔

جہاں تک نئے Tour operators کا تعلق ہے ۔ اس کا criteria ہم نے بنایا ہوا ہے ۔ کسی کو کوئی problem نہیں ہوگا۔ حکومتی سکیم میں درخواست جمع کرانے کی آج آخری تاریخ تھی اور کچھ پرانے private tour operators جو تھے ان کی بھی آج آخری تاریخ تھی لیکن کراچی میں بارشوں کی وجہ سے انہوں نے request کی ہے ۔ ابھی تک وہ تسلیم نہیں کی کہ دو تین دن بڑھائے جائیں کیونکہ بارشوں کی وجہ سے لوگوں کو بڑی تکالیف ہوئی ہیں۔ نئے tour operators رہ گئے ہیں ۔

متعدد آوازیں : تاریخ بڑھائی جائے۔

جناب محمد اعجاز الحق : انہوں نے ۲۵ تاریخ تک بڑھانے کی درخواست کی ہے تو میں نے آج اپنی وزارت میں بتایا ہے کہ ان کی request کو accommodate کر دیں لیکن انہوں نے کہا ہے کہ شام تک سارا چیک کرکے اس کو بڑھا دیں گے ، وقت ان کو اتنا ہی دیا جائے گا۔ بلکہ نئے tour operators کو فائدہ یہ ہوگا کہ باقی جب جمع کرا چکے ہیں تو لوگ ان کی طرف ذرا زیادہ رجوع کریں گے ۔ اس کی ایک پالیسی ہم نے بنائی تھی ، ماضی کا ہم نے جائزہ لیا کہ کس

private tour operators کے کوٹہ کے مطابق اکیس ہزار حاجی جانے چاہیے تھے ۔ ان کو ۳۸ ہزار ہم نے دیا ہے ۔ جتنے نئے ہوئے ہیں وہ سات بڑے شہروں سے ہیں۔ اس دفعہ ہم جو نئے دے رہے ہیں دس ہزار چھ سو کے قریب ہم rural areas کے لیے دے رہے ہیں تاکہ اس علاقے کے حاجیوں کو ہم accommodate کرسکیں۔ فاٹا ' شمالی اور جنوبی وزیرستان ' لکی مروت یا اسی طرح پشین ' ژوب اور پنجاب کے interior میں لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی کہ ان کو جانا پڑتا تھا۔ باقاعدہ ہر Hajj tour operator کا اپنا package ہوگا' اس کا باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے گا ۔ ہر حاجی کے ہاتھ میں وہ پکڑائے گا' اگر اس کو comply نہیں کرے گا تو اس کو سزا دی جاتی ہے اس کی گارنٹی ہوتی ہے ۔ہم نے ان کو اس سال Security Exchange Commission کے ساتھ رجسٹرڈ کروایا ہے ۔ بڑا اچھا ہم نے criteria بنایا ہوا ہے ۔ انشاء اللہ جو نئے tour operators ہیں ان کی final lists ہو چکی ہیں۔ اگر ہم نے تاریخ بڑھا دی تو ان کی بھی announcement ہو جائے گی اور انہیں بھی اتنا ہی extra time دیا جائے گا تاکہ وہ اپنے حاجیوں کو accommodate کرسکیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی ، بلوچستان کے علاقوں کا بھی کوئی خیال رکھا گیا ہے یا نہیں ؟

جناب محمد اعجاز الحق ، جی ضرور پشین ' ژوب ' قلات اور نوشکی کا خاص خیال رکھا جا رہا ہے۔

Mr. Presiding Officer: So, discussion on the motion stands concluded.

next item بی بی یاسمین شاہ صاحبہ کا ہے لیکن منسٹر صاحب نہیں ہیں' باقی جو motions ہیں وہ Opposition کے ہیں' they are not here

The House stands adjourned to meet tomorrow at 10.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at 10 o'clock in the morning on Tuesday, August 22, 2006.]